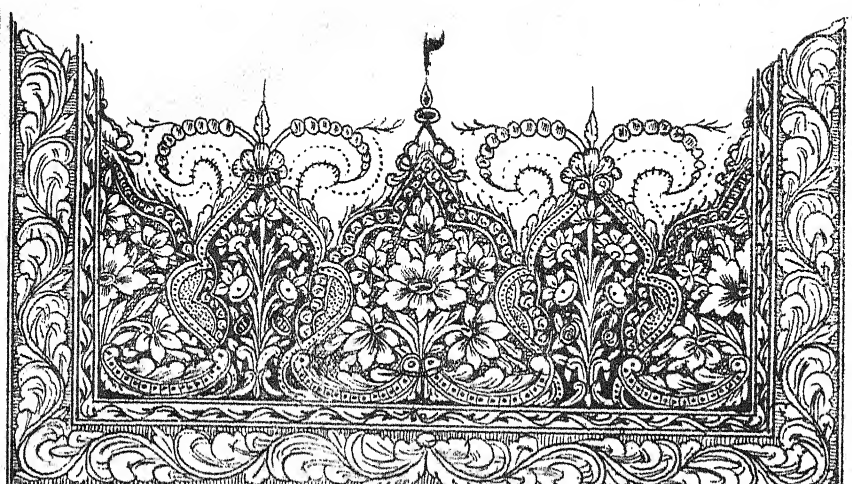
ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

هزار هزار شکر و سپاس خالق البریه که خزینهٔ درر بهیه و گنجینهٔ جواهر مضیه یعنی رسالهٔ مرضیه موسوم



حسب فرمایش واقف رموز طبیه و خفیه جناب حکیم محمد عبد القدوس سکندرپوری حفظه الله تعالی عن الآفات و البلیه

مطبع صدری مصطفی
دکن مصطفی الله ۱۲۹۹ محمد خان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم خداوند کریم کا شکر دل سے ادا کرتے ہین جسنے ہمین امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مین مبعوث فرمایا۔ اونکے دوست کا دوست دشمن کا دشمن بنایا ؎

ہر دم ہزار لعنت دادار کن بہم ۔ بر جان آن کسی کہ عدوئے محمد است

اور دل پر محبت کا وہ نقش کندہ کیا جس سے سوائے ذکر نبوی کسی کا ذکر بھاتا نہین۔ بجز سیر کے کوئی مذکور خوش آتا نہین۔ منکر کا دخل در معقولات لاحول ولاقوۃ یہی جی مین آتا ہی کہ مونہہ نوچ لیجیے۔ یا سامنے سے اوٹھا دیجیے۔ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت وحلیۂ جلیہ ومعجزات باہرات کا بیان کرتے ہین۔ تمکو کیا نہ ہم تمکو بلاتے نہ یہ کہتے کہ آپ کا ذکر سنو۔ پھر ناحق کیون ستاتے ہو۔ ذاکرین کو کبھی فاسق کبھی مبتدع ٹھہراتے ہو ؎

کار جامی عشق خوبانست ہر سو عالمی ۔ در پے انکار او وہمچنان در کار خویش

وقت کا مقتضی تو یہ تھا کہ تم بھی مسلمانون مین شریک ہوکے آپ کے فضائل وکمالات وباہر معجزات کو سنتے۔ خیر اگر اس نعمت عظمی سے محروم رہے چپ ہو رہتے

مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ یعنی - اگر ہم شرف ملازمت سے مشرف نہوے تو کیا اس سے بھی گئے گذرے کہ آپ کے ذکر سے دل غمگین کو تسکین دین - ذکر ولادت باسعادت سے خداوند کریم کا شکر ادا کرین - اسکو ہر شخص نہین سمجھتا ہان وہ لوگ جانتے ہین جن کے دل نے کچھہ چوٹ کھائی ہی - ؎

مگس قند و پروانہ آتش گزید ہوس دیگر و عاشقی دیگر ست

چند سال سے فرقۂ مبتدعۂ وہابیہ کے نئے پودے انکار کو اپنے نشو و نما کا سبب سمجھتے ہین - جسے دیکھیے واہی تباہی اقوال جمع کر کے ایک رسالہ نئی گرہت کا طیار کرتا ہی - جو جو اعتراض سو بار جواب باصواب کے پامال ہو رہے ہین ہر پھیر کے نئی شکل سے پیش کیے جاتے ہین - حالانکہ انکی ضرورت ہی کیا تھی ؎

ایکہ خسرو را نصیحت میکنی از بہر عشق پند چون می نشنود بیہودہ قیل و قال چیست

کٹھ ملاؤن نے جو کچھہ ہرزہ گوئیان کی ہین مجھے اونسے زیادہ شکایت نہین - اونکا تو یہی کام تھا - اگر وہ خرافات لکھہ کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ نکرتے تو کیا کرتے - ان لوگون نے جو کچھہ لکھا اپنے فرائض منصبی کو پورا پورا ادا کیا - مجھے شکایت ایسے گروہ سے ہی جو عقل و فراست و فہم و کیاست و مال و دولت و جاہ و ثروت رکھتے ہین ؎

ہر آن بلا کہ رسد از بدان رسد ہمہ را زنیکوانست مرا ہر بلا کہ گردسرست

اس زمرہ سے بعض حضرات نے ایک رسالہ لکھا ہی جسے مرآۃ السنۃ السنیہ لرؤیۃ قبح مجلس المولدیہ کہتے ہین - واہ کیا کہنا ہی اس نام پر تو کرون لور رہتا ہی - تانت بجی راگ بوجھا گیا - تناسب لفظی و معنوی نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ - کہین کسیکی نظر نہ لگ جاے - مرآۃ السنۃ کو رویت قبح سے کیا تعلق - رسالہ مین تائید کلام کے لیے جو اقوال لکھے گئے ہین وہ بھی تبحر ذاتی و بلند نظری کی دلیل قوی ہین - اس لیے کہ کہین ایسے لوگونکا کلام نقل کیا گیا ہی جنھین ہم ید

وعمرؓ کے برابر سمجھتے ہین - کہین ایسی عبارت منقول ہوئی ہی جسکے قائل کا نام یا اوس کتاب کا نام جس سے وہ عبارت منقول ہوئی ہی عمداً یا مصلحتاً چھپایا گیا ہی - طرفہ یہ ہی کہ بادی النظر مین بھی وہ کسی مستند عالم کا قول نہین پایا جاتا - اس لیے کہ سارے جہان کی رکاکت ورکیک حجتی اوسمین ہی - کہین جھوٹ موٹ کوئی انکار یا اقرار کسی مشہور عالم کی طرف منسوب کیا گیا ہی - مگر کسی کتاب کا حوالہ نہین دیا گیا - تا ناظرین کو دھوکا ہو یا شک مین پڑ جائین - کہین ادھوری عبارت لاتقربوا الصلوۃ کے طور پر نقل کی گئی - کہین اپنی طرف سے کتاب کا نام گڑھہ کے لکھا گیا ہی - ہان کہین کہین ایسے علماے نامی گرامی کا کلام بھی نقل ہوا ہی - جو استناد کے قابل ہی - مگر وہ کلام یا خلاف مدعاے مخاطب ہی - یا حضرت نے اوسے بے سمجھے بوجھے لکھا ہی - یا مطلب اوسکا کچھہ اور ہی سمجھا ہی - چنانچہ ان امور کا بیان اور ثبوت اچھی طرح اپنے اپنے مواقع پر کیا جائیگا - ؎

ہر کس کہ عیب خویش نہ بیند بچشم خویش
در حیرتم کہ دیدۂ بینا چہ میکند

طرفہ یہ ہی کہ ایسے واہی تباہی اقوال پر اس قدر اُبھرے کہ اکابر محدثین کی نسبت جو کچھہ جی مین آیا کہہ گذرے - کوئی محدث فقیہ ولی نہوگا جسکو مبتدع نہ بنایا ہو کوئی مسلمان دیندار متقی نچھوٹا ہوگا جسکا دل سخت گوئی سے نہ دکھایا ہو ؎

جز فحش کبھی اوس سے روایت نہ سہی
جز لغو کسی وقت حکایت نہ سہی
تھا میر عجب فقیر صابر شاکر
ہمنے اوس سے کبھی شکایت نہ سنی

سوالات جوابات ایک سے ایک خوب صورت نظر آتے ہین - واہ کیا کہنا ہی قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ خود ہی سائل اور آپ ہی مجیب ہین - من مانے سوال کیے جو کچھہ اقوال معاصرین و غیر معاصرین قاصرین کے نظر آے اونکو جواب مین لکھہ مارا - خیر ایک رسالہ تو ہو گیا - مناع للخیر کے زمرے مین اسم نویسی تو ہو گئی -

مسلمان کہلاکے جن لوگون نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منقصت کی یا اونکے
ذکرِ مبارک کے پیچھے پڑے مین نے اونھین پھولتے پھلتے نہ دیکھا۔

ہرچہ بر تو آید از ظلماتِ غمــــم　　　این زبیبا کی وگستاخی ستــــہم

ہم محض خیرخواہی سے عرض کرتے ہین۔ کہ اگر اب بھی رجوع فرمائینگے۔ مراد دلی
بھر پائینگے۔ خداوند کریم اپنے حبیب کے طفیل سے فضل فرمائیگا۔ چاہین امتحان کر دیکھین۔

در فیض ست منشین از کشایش ناامید اینجا　　　برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید اینجا

صرف بحمایت دین متین صاحب المرآۃ کا جواب دیا جاتا ہی۔ اور
بپاس اسلام اونکے اقوال کی طرف خطاب کیا جاتا ہی۔

مکش ای طوطیا افسردہ حالان گردنِ دعوی　　　کہ در خاکستر ما ہم شراری میشود پیدا

مخاطب نے رسالہ مین بدعت کی بحث سے کئی ورق سیاہ کیے ہین۔ اور یہ
نتیجہ نکالا ہی۔ کہ مجلس مولود بدعت مذمومہ ہی۔ اور ہمنے خاص بدعت کی بحث کو
مختصر طور پر بیان کیا ہی۔ اس لیے کہ مخاطب وعموما مخالفین جسقدر بدعت کی
بحث لکھتے ہین۔ بہ تقلید رسالہ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح
یا اوسے کاٹ چھانٹ کے۔ اور ہمنے اصباح الحق الصریح فی احکام المحدث
الحسن والقبیح مین نہ صرف ایضاح کا جواب لکھا ہی۔ بلکہ مخالفین کی جو جو گوہر افشانیان
جسقدر میری نظر سے گذری ہین سب اودھیڑ کر پھینک دی ہین جیسے
خاص اس بحث کی تحقیق کو رسالہ اصباح کافی ہی یہان مفصل طور پر بدعت سے
بحث کی ضرورت نرہی جسے زیادہ تحقیق منظور ہو وہ رسالہ اصباح سے [illegible] حاصل
کرسکتا ہی۔ مخاطب کے خدشات کے جواب بھی اوسمین [illegible] لکھے گئے ہین۔

نہ سنے گا مری فغان پھر تو　　　مین ترے کان کھول رکھتا ہون

مجھے اس رسالہ کو مجلس مولود کی بحث مین محصور رکھنا منظور رہی۔ پھر مجلس مولود کو

سنت حکمیہ ثابت کرکے جواز پر جسقدر شبہے مخاطب نے پیش کیے ہین اوسکا جواب دینا ضرور ہے مگر حتی الوسع مخاطب کی عبارت نہ لکھی جائیگی اس لیے کہ وہ اسقدر غیر مسلسل و پریشان ہے جسکے ہر ہر فقرہ پر ہچکی لینی پڑتی ہے۔ اگر کوئی شخص رسالہ مرآۃ کو دیکھ کے جواب کو بنظر انصاف دیکھے گا تو اوسے ایک عجب طرح کا ذوق ملیگا کہ تعرف الاشیاء باضدادہا ؎

هر کس که دید روی تو بوسید چشم من　　کاریکه کرد دیدهٔ من بی بصر نکرد

اب تمہید کو ختم کرکے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوا چاہتا ہون ؎

ناله را هر چند میخواهم که پنهان درکشم　　دل همی گوید که من تنگ آمدم فریاد کن

اب گوش دل سے ہماری تحریر کی طرف توجہ کیجیے۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجیے ؎

این نادره مجموعهٔ اقلیم سخن　　گل هاے کلام را بود چون گلشن

افروخته از بیاض او عارض حور　　دل سوخته از سواد او مشک ختن

یاد رہے کہ اگر ملازمان والا نفس نفیس یا ہوا خواہان دولت سے کوئی شخص جواب الجواب کی طرف توجہ فرمائینگے۔ بندۂ ناچیز خدمت گذاری سے ہرگز پہلو تہی نکرے گا ؎

معذور بود بناله بلبل　　جائیکه گل و بهار باشد

می حاجت نیست مستیم را　　در چشم تو تا خمار باشد

بدعت کا بیان

وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل۔ بدعت لغۃً تو پیدا کو کہتے ہین مطلقاً یا علی غیر مثال سابق۔ حق تعالی جل شانہ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ بدیع السموات والارض مدارک مین ہے۔ ای مخترعہما ومبدعہما لا علی مثال سابق۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ قل ما کنت بدعا من الرسل۔ مدارک مین ہے۔ المعنی انی لست باول مرسل۔ ان دو نو مقام پر تو لغوی معنی مراد ہین۔ پھر شرعاً اسکے ایسے معنی ٹھہرائے گئے جو لغوی معنی کا ایک فرد ہے۔ علمانے حسب مصالح واغراض شرعی مختلف طور پر اسکی تعریف کی۔ بعضون نے عام تعریف کی جس سے بدعت کا لفظ ایسا عام ہو گیا

جسکی تحت مین متعدد و مختلف اقسام نکلے اور سنت حکمیہ بھی ایک قسم بدعت سے ٹھہری۔ بعضون نے اسقدر قیدین بڑھائین جس سے بدعت کا انحصار سیئہ مین رہ گیا اور سنت حکمیہ کو بدعت باقسامہا سے خارج کیا۔ بعضون نے تمامی سنت حکمیہ کو بلکہ بعض بعض سنت اصلیہ کو بھی بدعت مذمومہ سیئہ مین داخل کیا۔ یہی بیشتر وہابیون کا مسلک مجمع علیہ ہو رہا ہے۔ صاحب ایضاح کو اس پر پلے درجے کا اصرار ہے۔ یہ نہین سمجھتے کہ یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہے۔ سوا اسکے اسمین بہت سی خرابیان ہین جنکے خوف سے مسلک محدثین کیطرف آدمی چار ناچار رجوع کرتا ہے۔ خدا کی مار ایسے معنی پر جس سے صحابہ کے افعال بدعت سیئہ ہوجائین۔ مسلک مختار جمہور علماے محدثین یہ ہے کہ جو امر دینی کہ بعد زمانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہوا اگر موافق اصول شرع کے ہے اوسے بدعت حسنہ کہتے ہین۔ عام [illegible] کہ زمانہ صحابہ مین ہو یا زمانہ تابعین مین۔ یا اوسکے بعد اگر مخالف ہو اوسے بدعت سیئہ کہتے ہین۔ اس کے لیے بھی کسی زمانہ کی قید نہین۔ اسی مسلک پر بدعت پانچ قسم ہوئی۔ واجب۔ حرام۔ مندوب۔ مکروہ۔ مباح۔ بدعت قبیحہ کو بدعت ضلالہ۔ بدعت حسنہ کو بدعت ہدی و سنت حکمیہ بھی کہتے ہین۔ بعض علما کا مسلک یہ ہے کہ جو چیز خلاف شرع حادث ہو اور وہ دینیات سے سمجھی جاتی ہو بدعت ہے۔ اسی بدعت کو صاحب مسلک اول بدعت مذمومہ سمجھتے ہین۔ ان دونون مسلک کا مآل ایک ہے۔ اس لیے کہ مسلک ثانی پر بدعت حسنہ کو داخل سنت سمجھتے ہین۔ پھر نزاع لفظی ٹھہری چنانچہ تقویۃ الایمان مین اسکی تصریح موجود ہے۔ پھر اسے نزاع معنوی ٹھہرانا خصوصاً ایسی صورت مین کہ قرآن و حدیث مین بدعت کا اطلاق حسنہ پر آیا ہو ناحق آپ کو تاویلات باردہ کی دلدل مین پھنسنا ہے۔ حق تعالی

جل شانہ فرماتا ہی۔ ورہبانیۃ ابتدعوہا ماکتبنا ہا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ یہان
بدعت سے صریح بدعت حسنہ مراد ہی۔ رہبانیت کو بنی اسرائیل نے اپنی طرف سے
ایجاد کیا تھا۔ جو لوگ اپنے محدث طریقے پر قائم رہے مثاب ہوے جو اسکی رعایت
نہ کر سکے فاسق ٹھہرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تراویح کی جماعت و التزام کے
مقدمہ مین فرماتے ہین نعمت البدعۃ ہذہ۔ یہ کون کہتا ہی کہ احادیث مین بدعت کا
اطلاق سیئہ پر نہین آیا ہی بے شک آیا ہی اور متعدد احادیث مین آیا ہی اسی لیے
ہم بدعت کی ایسی جامع تعریف کرتے ہین۔ جو حسنہ و سیئہ پر حاوی ہو۔
کسی تعریف کو کسی خاص قسم مین منحصر رکھنا تعریف مین بہت بڑا بٹہ لگانا ہی۔
تعریف کو چاہیے کہ تمام اقسام کی جامع ہو نہ کہ ادھوری لنڈوری۔ اصباح الحق
الصریح فی احکام المحدث الحسن و القبیح مین یہ ہم بعض حضرات نے تو غضب ہی کیا۔
حضرت عمر کو صاف و صریح خاطی ٹھہرا دیا۔ ۔ ۔ تتاب الترجیح کے مسائل ملحقہ مین
لکھتے ہین۔ واما قولہ نعم البدعۃ فلیس فی البدعۃ ما یمدح بل کل بدعۃ ضلالۃ۔
پھر نہایت بیباکی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت ضلالۃ ٹھہرایا۔
نعوذ باللہ منہ۔ عبارت اوسکی بقدر ضرورت یہان لکھی جاتی ہی۔ لیس المراد
بسنۃ الخلفاء الا طریقتہم الموافقۃ بطریقتہ من جہاد الاعداء و تقویۃ شعائر الدین و نحوہا
ومعلوم من قواعد الشریعۃ انہ لیس لخلیفۃ راشد ان یشرع طریقۃ غیر ما کان علیہ النبی ثم
ان عمر نفسہ الخلیفۃ الراشد سمی ما راٰہ من تجمیع صلوتہ بدعۃ ولم یقل انہا سنۃ۔ اس
تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ اس شخص نے جماعت تراویح کو مخالف حکم سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سمجھہ کے اسپر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہی۔ طرفہ یہ ہی
کہ نعم د کلمۃ الحق مین لکھتے ہین پس عزیمت در انست کہ از اول تعریف بدعت
چنان کنند کہ دران ضرورت تقسیمت نیفتد و بدعت علی اطلاقہا ضلالت صرفہ باشد

صاحب انتقاد کی بیباکی

یعنی بدعت آنست کہ بعد قرون ثلاثہ فاضلہ مشہود لہا بالخیر بوجود آمدہ و اصلش از کتاب
وسنت معلوم نشد و سندش بہ ثبوت نہ پیوستہ چہ ظاہر و چہ خفی و چہ ملفوظ و چہ مستنبط ان دونو
کلام مین صریح تضاد ہی اس لیے کہ بحکم انتقاد جسکو بدعت کہتے ہین - اور اوسپر سنت کا
اطلاق جائز نہین کلمۃ الحق کی تقریر سے اوسکو بدعت نہین کہہ سکتے - ۵
متصف دو صفتون سے نہین ہین وہ دونو عارض　　پھول خوشبو مین جلا دینے مین انگار ہین
ظرفہ یہ ہی کہ ایک مقام پر تکملہ انتقاد مین ہی - ان البدعۃ ہی التی ترفع السنۃ مثلہا
والتی لاترفع شیئا منہا فلیست ہی من البدعۃ فی شیٔ بل ہو مباح الاصل یہ تعریف
بھی کلمۃ الحق سے منافی ہی - حالانکہ اس پر بہت کچھ ناز کیا ہی - اس پر مستزاد یہ ہی کہ اوسی
تکملہ مین تفہیمات کی تقسیم جسکا ذکر الصباح کے جواب مین آئیگا احسن تقاسیم سے لکھی گئی ہی
اس تقسیم سے تراویح بدعت حسنہ قرار پاتی ہی جو بحکم تکملہ بدعت ضلالہ ہی کما مر - غرض جناب
کلمۃ الحق کی جہانتک تعریف کیجیے کم ہی انتہی - جب یہ مقدمہ ممہد ہو چکا تو اصل مطلب کو
بیان کیا چاہتا ہون ملاحظہ فرمائیے - مجلس میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو بلاد
عرب وروم وشام وترکستان وہند وسند مین شائع وذائع ہی سنت
حکمیہ ہی - ابتدا اسکی زمانہ خیر القرون ہی - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک روز
وقائع ولادت باسعادت بیان فرماتے تھے - قوم اس ذکر سے خوش ہوتی - اور خداوند
اقدس کی تعریف کرتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی تھی - کہ اتفاقا
آپ تشریف لائے اور فرمایا حلت لکم شفاعتی - حضرت ابو الدرداء سے مروی ہی کہ
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عامر انصاری کے مکان کو تشریف لیگئے -
عامر انصاری وقائع ولادت باسعادت اپنے قبیلہ کو سکھاتے تھے - اور کہتے تھے
ہذا الیوم ہذا الیوم - آپ نے فرمایا خداوند عالم نے تمھارے لیے دروازے
رحمت کے کھول دیے اور فرشتے سب کے سب تمھارے لیے طلب مغفرت کرتے ہین

جو تمھارے طور پر وقائع ولادت بیان کریگا تمھاری طرح اوسکو نجات نملے گی۔ چنانچہ مولانا شیخ ابو الخطاب نے رسالہ تنویر میں لکھا ہی۔ پھر علماء متاخرین نے اجتماع ناس و احتفال کا طریقہ بڑھایا۔ عمر بن محمد ملا نے جو مشہور عالم اور ولی تھے موصل میں اسے رواج دیا باقتدا اونکے سلطان مظفر الدین اربل مرد متقی صالح نے مجلس میلاد کو دھوم دھام سے رواج دیا۔ بڑے بڑے علماء محدثین نے اوسپر صاد کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہین۔ قد تقدم انہ احدثہ ملک عادل عالم وقصد بہ التقرب الی اللہ عز وجل وحضر عندہ العلماء الصالحون من غیر نکیر وارتضاہ ابن دحیہ وصنف لہ من اجلہ کتابا فہؤلاء علماء متدینون رضوہ واقروہ ولم ینکروہ۔ ملا زمان نے کمال تعصب سے ایسی مبارک مجلس کا سمان ہولی کا باندھا ہی جیسے ہندوستان میں ہنود کرتے ہین۔ اررررر کبیر کی جگہ سلطان کو سیکڑون گالیان دین فاسق فاجر معلن بالفسق مجہول الکیفیت مبتدع بیدین ہوا پرست کہ گذرے۔

بس مردن ہی ہی بہتا ہون نالان نکلے ہاتھون سے ‎ بجا تے ہین پپیہا ایے جنون لٹکے میری گل کا

خیر مین آپ کو کچھہ برا بھلا نہین کہتا اور نہ میری یہ عادت ہی۔ ہان اس قدر بمجبوری عرض کرتا ہون۔ کہ مومن کو اس قسم سے یاد کرنا فسق ہی یا نہین۔

ز تو ناز و ادا و عشوہ و نامہربانیہا ‎ ز من عجز و نیاز و بندگی جانفشانیہا

ہان جناب اس مقام پر چند امر عرض کرتا ہون متوجہ ہو کر سنیے۔

پہلا امر آپ نے ان خرافات کی نسبت تاریخ ابن خلکان کی طرف کی ہی جو ایک مشہور متداول کتاب ہی۔ حالانکہ یہ کتاب سلطان کے مدائح سے مالامال ہی۔ چنانچہ ابن خلکان محاسن عدیدہ کا ذکر کر کے لکھتے ہین۔ ولو استقصیت فی تعداد محاسنہ لطال الکتاب

دوسرا امر۔ آپ نے سبط ابن جوزی کی اس عبارت کو حکی من حضر سماط المظفر فی بعض الموالد انہ عد فی ذلک السماط خمسۃ آلاف غنم مشوی وعشرۃ آلاف دجاجۃ ومائۃ الف زبدیۃ وثلثین الف صحن حلوا وعمل للصوفیۃ سماعا من الظہر الی الفجر

ویرقص بنفسہ وکان یصرف علی المولد کل سنۃ ثلث مائۃ الف دینار کو مرآۃ الجنان سے نقل کیا ہی- اگر اسی طرح کتاب کے نام بھی اپنی طرف سے گڑھے جائینگے تو پھر اعتبار نقل کیا رہا کشف الظنون مین ہی- مرآۃ الجنان فی معرفۃ ماتغیر من حوادث الزمان وتقلب احوال الزمان وتبصرۃ لکل اعیان مولف کبیر الحجم فی التاریخ مرتب علی ترتیب السنین ذکر فیہ وقائع عجیبۃ وامورا غریبۃ تالیف ابی عبداللہ الامام محمد بن الحسین بن اسعد الیافعی الیمنی- طرفہ یہ ہی کہ قرۃ العیون مین بھی اس غلطی کی اصلاح نہ کی گئی- مجھے اس مقدمہ مین مخاطب سے زیادہ شکایت نہین بلکہ ایسے لوگون سے ہی جو قرۃ العیون کی تالیف مین ہزارون روپے کھا بیٹھے- ع

بات جب کرتے ہین ہم منکر کا پھر جاتا ہی منہ
یہ تھپیڑا دیو کا ہی یا ہماری بات ہی

اس مقام پر مجھے یہ بھی پوچھنا ہی کہ ابن جوزی کی تحریر سے کیون تجاہل کیا گیا مولد مین اس عالی رتبہ محدث کا ایک رسالہ مستقلہ نہایت مشہور رہی-

تیسرا امر- آپ نے سماع کے عدم جواز پر ہزارون تو طیہ باندھے کبھی ملاہی کہا کبھی تغنی- پھر کیا کہنا تھا معصیت کبیرہ کو حرام سے ترقی کرکے کفر تک پونہچایا- اگر آپ انصاف یا تحقیق کے پابند نہین جو کچھہ چاہیے تحریر فرمائیے- جسے جسے چاہیے فاسق فاجر بنائیے- ع

علی ہذا اوس پیرو کی سیر مین آج گلگون ہی
نہین معلوم کس بیچارے پر عزم شب خون ہی

بہار حسن جانان نے کیا یہ رنگ گلشن کا
کہ جاے برگ گل ہر غنچے مین اک قطرۂ خون ہی

اصطلاح مین سماع خوش آواز کے گانے کو کہتے ہین- یہی معنی لغوی تغنی کے ہین- قاموس مین ہی- الغنا من الصوت ماطرب بہ- غنا کو گٹ کری لینے کو کہتے ہین- جامع الرموز مین ہی- عرفا تردید الصوت بالالحان فی الشعر جو گانا بے تکلف و بدون پابندی علم موسیقی کے کسی خوش آواز کی زبان سے ہو

اوسے سماع کہتے ہین - جسمین ضرورت پابندی علم موسیقی کی ہو وہ غنا ہی - یہ مسئلہ خلافی ہی - راجح واقوی یہی ہی کہ سماع بے مزامیر ہوا مارد ونسوان کی زبان سے نہ ہو بلکہ بشرائط صوفیہ صافیہ ہو جائز ہی - صوفیہ صافیہ علیہم الرحمۃ نے اسی قسم کا گانا سنا ہی - قرع الاسماع باختلاف اقوال المشائخ واحوالہم فی السماع مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اقوال واحوال مشائخ طریقت کے بہت کچھ لکھے ہین اوس سے یہ بات معلوم ہوتی ہی - کہ اگرچہ بعض بعض مشائخ نے سماع سے انکار کیا ہی لیکن اکثر مشائخ جو مقتداے دین سمجھے جاتے ہین سماع کو جائز سمجھتے تھے - اس بحث کے متعلق تھوڑی سی عبارت رسالہ مذکورہ کی بطور اختصار لکھا جاتا ہون ؎

عیب می چون ہمہ گفتی ہنرش نیز بگو نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند

اوس رسالہ مین ہی - شیخ اوحد الدین در ملازمت شیخ شہاب الدین قدس سرہ آمد وسماع طلبید شیخ او را بدان اجازت داد وخود مشغول بہ نماز شد وقتی قوالی بخدمت شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ آمد وگفت بخدمت شیخ شہاب الدین بودم وقصیدہ نزد او خواندم وشیخ ازان ذوق گرفت وحال کرد شیخ بہاء الدین در حجرہ درآمدند وچراغ را کشتہ وقوال را امر بخواندن آن قصیدہ کردند وحال نمودند وذوق کردند گفتند بعضی مردم این حکایت را غریب شمارند وہیچ غرابت ندارد اگر قصیدہ مشتمل بر ذکر احوال محبت ومقامات محبان کہ باعث بر شوق ومحبت وحضور دل ورفع خواطر وقوت باعثہ حقانیہ گردد بشنوند وذوق گیرند چہ نقصان دارد - بعد ازان کہ معلوم شد کہ اصل حسن صوت علی الاطلاق حرام ومکروہ نیست بالاتر ازین حکایتی ست کہ در تکملہ نوشتہ اند کہ جماعت صوفیہ در خدمت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حاضر بودند قوال شعری انشاد کرد آن حضرت را حال شد وبطیران درآمدند وازانجا ہم بطریق طیران در خانقاہ خود حاضر شدند ونیز می آرند کہ شیخ عز الدین عبد السلام کہ از

اعیان اکابر ائمهٔ مذهب شافعی و مقتدایان ایشانست بسی بزرگ و عالی قدر ست
در اول حال براه مباینت و انکار مشرب درویشان میرفت و چون حضرت شیخ
ابوالحسن شاذلی قدس سره از زیارت حضرت سید عالم صلی الله علیه وسلم باز آمد
نزد شیخ عزالدین عبد السلام رفت و گفت رسول الله یقرئک السلام شیخ عزالدین را
بشنیدن این کلام حالی درگرفت و از خود رفت پس ازان با مشائخ صوفیه براه
اعتقاد و انقیاد می رفت بحدی که در مجلس سماع ایشان نیز حاضر می شد این حکایت
صحیحست و ثقات آنرا روایت کرده اند شیخ الاسلام عبد الله انصاری قدس سره
گفته که ذوالنون مصری و شبلی و خراز و نوری و دراج همه در سماع رفته اند و یقین سید ره
است که کبرای چشتیه سماع می شنیدند و لیکن باحتیاط و شرائط و آداب و بیشتر اوقات در
خلوت می شنیدند و گویند در عهد دولت قطب الواصلین خواجه قطب الدین بختیار
کاکی قدس سره درویشان روزهٔ طی میگرفتند و ریاضت می کشیدند پس ازان در
موسم اعراس مشائخ عزیزان سماع می شنیدند و مشهور ست که رحلت خواجه هم در ضعف
و بیماری ست که در مجلس سماع حادث شده بود چنانچه امیر حسن
دهلوی نیز در غزل خود اشارتے باین قصه کرده است ؎

جان برین یک بیت داد ست آن بزرگ — آری این گوهر زکان دیگر ست
کشتگان خنجر تسلیم را — هر زمان از غیب جان دیگر ست

قاضی حمید الدین ناگوری را در سماع غلوی تمام بود و حضرت شیخ فرید الدین
شکر گنج قدس سره درباب سماع و اختلاف مردم فرموده اند سبحان الله یکی بسوخت
و خاکستری شد دیگری هنوز در اختلاف ست و در زمان سلطان المشائخ هم
این کار رواج دیگر یافت — سماع جو ٹھیک ٹھیک صوفیہ کے طور پر جیسے
شرائط احیاء و شرح عین العلم ملا علی قاری میں لکھے گئے ہیں وہ ہرگز حرام

یا کہ نہین - نہ اوسکا بیچ کافر ہی اسی رسالہ مین ہی - دعوی بر حرمت سماع علی الاطلاق وو جود دلیل قطعی بر حرمت آن چنانچہ برزنا و شرب خمر و دیگر معاصی ست چنانچہ بعض متفقہ گویند مکابرہ است حق آن ست واللہ اعلم کہ در شرع دلیل قطعی ہیچ نا نکہ بر اباحت او نیست بر حرمت او لذاتہ نیز نیست در قوۃ القلوب میگوید اگر با طلاق سماع و مجمل آن یعنی بے تقیید ببعضے انواع و تفصیل در احوال سامعان منکر شویم لازم آید انکار بسی صدیقان و میل امام محمد غزالی رحمہ اللہ درین مسئلہ برین جانب ست انتہی - بلفظہ مجھے آج تک آپ سے ملنے کا اتفاق نہین ہوا مگر سنتا ہون کہ آپ کو فقیرون سے محبت و عقیدہ ہی - لکڑ شاہ مرحوم جو ایک مجذوب فقیر کبھی کبھی سکندر پور مین رہتے تھے آپکو اونکی خدمت مین عقیدہ تھا حضرت شاہ طیب بنارسی قدس سرہ کے عرس مین بھی آپ حاضر ہوا کرتے ہین - اور آپ کی کستی تالیف مین سالکین طریقت کی عالی خدمت مین گستاخی نہین دیکھی گئی - سنتا ہون کہ مثنوی مولانا روم کی شرح بھی آپ لکھواتے ہین - اس لیے بہ تمسک اقوال و احوال صوفیہ صافیہ مینے اس بحث کو لکھا ہے کو کبھی دیکھا نہین مینے تجھے ای گل مگر ہر طرف سے آئی اس گلشن مین تیری بو مجھے

مثنوی مولانا روم تو بارہا آپ کے ملاحظہ سے گذری ہی دیکھیے -

مولانا کس دھوم دھام سے فرماتے ہین ؎

پس حکیمان گفتہ اند این لحنہا	از دوار چرخ بگرفتیم ما
بانگ گردشہای چرخ ست آنکہ خلق	می سرایندش بطنبور و بحلق
پس غذای عاشقان باشد سماع	کہ درو باشد خیال اجتماع
قوتے گیرد خیالات ضمیر	بلکہ صورت گیرد آن بانگ صفیر

جب مسئلہ سماع کی یہ کیفیت ہی تو سماع صوفیہ صافیہ جو نامشروعات سے خالی ہو منکرات کا اوسمین دخل نہو شرائط سماع اوسمین پورے پورے پائے جاتے ہون - باتفاق علما ہرگز معصیت یا حرام یا کفر نہین نہ اوس پر تغنی کا اطلاق صحیح ہو سکتا ہی

اگر آپ کو اس پہ اصرار ہی تو مجھے خس کے برابر اوسکی پروا نہین ۔

دنیا طلبا جہان بکامت بادا — وان جیفۂ مردار بدامت بادا
گفتی کہ بنزد من حرام است سماع — گر بر تو حرام ست حرامت بادا

جب سلطان خود صوفی مشرب تھا اور صوفیہ کے لیے مجلس سماع منعقد کرتا تھا۔ سلطان کو اس سے وجد ہوتا تھا تو لامحالہ یہ مجلس بلا شائبہ منکرات صوفیہ کی شرائط پر تھی۔ ابن خلکان کو پھر ملاحظہ فرمائیے دیکھیے جو کچھ ہم عرض کرتے ہین ٹھیک ہی یا نہین اور اوسمین یہ لکھا ہی یا نہین ولم یکن لہ لذۃ سوے السماع فانہ کان لایتعاطے المنکر ولا یمکن من ادخالہ الی البلد ۔

آئینہ لیکر گل رعنا کی پھر دیکھو بہار — پہلے گال اپنے لگا لون مین تمہارے گال سے

چوتھا امر ۔ آپ کہتے ہین کہ نہ کہا جاے کہ یہ عمل حرمین شریفین مین معمول اور مروج ہی ۔ اور فعل حرمین ہمارے لیے حجت ہی ۔ اس لیے کہ عمل حرمین ہمارے لیے جبھی تک حجت ہی کہ مخالف نہو سنت کے والا کچھ نہین بلکہ ردی ۔ پھر آپنے اپنے کسی معاصر کا فتوی لکھا ہی وہ اول جلول طور پر لکھتا ہی ۔ کہ ملا علی قاری در بدعات حرمین محترمین رسالہ مستقل تصنیف کردہ وصاحب بحر عمیق درین کتاب در بیان مناسک حج جا بجا بدعتہاے آن بقعۂ شریفہ را یاد کردہ ۔ اوسکے بعد لکھا ہی ۔ کہ صلوۃ الرغائب بدعت ہی ۔ اوسکے بعد ملا زمان نے تحریر فرمایا ہی ۔ کہ مجلس مولود حرمین کے رواج سے مسئلہ اجماعی نہین اسکے اثبات کو ایضاح کی لمبی عبارت لکھی گئی ہی ۔ ہم کہتے ہین کہ آپ کی پوری تحریر ہمارے مدعا کے خلاف نہین ۔ بلکہ ایک طرح سے مفید ہی ۔ اس لیے کہ ہم کب کہتے ہین کہ عمل میلاد مخالف سنت ہی ۔ اگر مخالف سنت ہوتا تو ملا علی قاری یا کوئی دوسرے بزرگ بدعات حرمین مین اسے ضرور لکھتے ۔ ملا علی قاری کا اسکے جواز مین ایک رسالہ مستقلہ ہی جو مخالفین کے مقابلہ مین ہمیشہ پیش کیا گیا ۔

اگر ملا کا کلام قابل تسلیم ہے تو لیجیے جھگڑا چک گیا۔

اب تو نالو کوئی جاتا نہیں اثر کا وقت ہے   جل سہے ہیں دھوپ میں ہم دو پہر کا وقت ہے

صاحب ایضاح کی عبارت منقولہ میں ہے کہ مراد از راہ مومنین در آیہ کریمہ مذکورہ امور یست
کہ مومن آنرا از جہت ایمان اخذ کردہ باشند نہ از جہت رسم و عادت و آن مسائل اجماعیہ است
نہ رسوم مروجہ چنانچہ حدیث۔ ماراٰہ المومنون حسنا فہو عند اللہ حسن۔ بر آن دلالت
می دارد چہ ماراٰہ المومنون فرمودہ اند۔ نہ ما تعامل بہ المسلمون۔ پس معنی حدیث
چنین باشد کہ چیزی را کہ مسلمین از جہت اسلام یعنی از جہت انقیاد پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم واتباع اوامر او نہ از جہت رسم و عادت نیک دانند پس آن چیز نزدیک
خدا نیک ست۔ و اما آنکہ ہر رسم کہ در قرنے از قرون متاخرہ رواج پذیر شدہ باشد
در سنت مندرج گردد پس باطل محض ست۔ اس سے مجلس مولد کا امر اجماعی ہونا ثابت
ہوتا ہے۔ اس لیے کہ یہ من قبیل ماراٰہ المومنون حسنا الحدیث ہے رسم و عادت کو اس میں
کسی طرح دخل نہیں۔ الحمد للہ کہ کلمہ حق آپ کی زبان پر جاری ہے۔ عبارت
ایسی لکھی گئی جو سراسر ہمارے مدعا کے موافق ہے۔

وہ مست ہوں مری ٹھوکر لگے جو پیالے   شراب سنگ سے نکلے شرار کے بدلے

ملاحظہ فرمایئے علمائے محدثین نے مجلس میلاد کے لیے متعدد طور پر استخراج اصول کیا ہے
پہلی اصل۔ حدیث صحیح میں ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینۂ منورہ کو
تشریف فرما ہوے یہود کو دیکھا کہ دسوین محرم الحرام کو روزہ رکھتے ہیں۔
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی یہود نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالی نے
فرعون کو غرق کیا ہے۔ اور حضرت موسی کو نجات دی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہم اسکے زیادہ تر مستحق ہیں۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن
روزہ رکھتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس تاریخ کو اللہ تعالی خاص

نعمت عنایت فرماے جسکا اثر عام بندون پر ہو تو بطریق دورہ سال کے اوس تاریخ کو عبادت کرنا جس سے خدا کا شکر ادا ہوتا ہی جائز ہی جب یہ امر مسلم ہوا تو بارھوین ربیع الاول کو جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے ہمارے لیے جس سے بڑھکر کوئی نعمت نہین مجلس مولود کا منعقد کرنا بلحاظ اداے شکر باری کے مستحسن ہوگا شیخ الاسلام حافظ ابو الفضل ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین۔ قد ظہر فی تخریجہا علی اصل ثابت وہو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجا موسی فنحن نصومہ شکراً للہ تعالی فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ ودفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ والشکر للہ تعالی یحصل بانواع العبادات کالسجود والصیام والصدقۃ والتلاوۃ وای نعمۃ اعظم من النعمۃ بمولد ہذا النبی نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مخالفین جب علامہ کی اس تخریج کو دیکھکے سر بزانو ہوے تو سوچتے سوچتے یہ کہہ اوٹھے کہ عسقلانی کی کسی کتاب مین اسکا ذکر نہین۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ۔ مستقل فتوی کو کسی کتاب مین درج کرنے کی ضرورت کیا ہی اسے خود ایک رسالہ سمجھنا چاہیے۔ بر تقدیر تسلیم اگر یہ فتوی علامہ کی کسی کتاب مین درج نہ کیا گیا تو کیا نامعتبر ہو سکتا ہی۔ اگر ایسا ہی ہی تو کسی عالم کا فتوی جب تک اونکی کسی کتاب مین نہ دیکھہ لیا جاے قابل اعتبار نہین ہو سکتا۔ اعتبار کا یہ عجب طریقہ گڑھا گیا ہی جو نہ دیدہ ہی نہ شنید۔ جب علامہ سیوطی سا محدث اسکا ناقل ہو تو پھر شبہ کا مقام نرہا سخن پرور ی امر آخر ہی۔ اگر اس قسم کی نقل پر اعتماد نہ کیا جاے اور علماے دین کی تدلیس کا مظنہ ہو تو اس سے عموماً علم حدیث وفقہ پر بہت بڑا صدمہ پونہچتا ہی۔ اس سے تو بہتر یہ تھا کہ خاص علامہ ابن حجر عسقلانی یا علامہ سیوطی رحمہما اللہ تعالی کی جلالت کا انکار کیا جاتا۔

دوسری اصل — مروی ہی کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے ابولہب کو خواب مین
دیکھا پوچھا تمھارا کیا حال ہی ابولہب نے کہا آگ مین جلتا ہون مگر شب یکشنبہ کو کچھ تخفیف
ہو جاتی ہی۔ ثویبہ نے جب مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد اور دودھ پلانے
کی بشارت دی تھی مینے اوسے آزاد کر دیا تھا اسکے صلہ مین ان دونون انگلیون کے درمیان
سے تھوڑا سا پانی بقدر سر انگشت کے نکلتا ہی جسے چوستا ہون۔ جب ولادت
کی خوشی سے ایسے کافر کے عذاب مین فی الجملہ تخفیف ہوتی ہی تو مجالس مولود شریف کا
انعقاد اسی خوشی کے اظہار مین ہی لامحالہ موجب ثواب ہی۔ حافظ شمس الدین بن جزری
عرف التعریف بالمولد الشریف مین تحریر فرماتے ہین۔ انہ قد رُئی ابولہب فی النوم
فقیل لہ ما حالک فقال فی النار الا انہ یخفف علی کل لیلة اثنین و امص من بین اصبعی ہاتین
ماء بقدر ہذا واشار براس اصبعہ وان ذلک باعتاقی ثویبة عندما بشرتنی بولادة النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وبارضاعہا لہ فاذا کان ابولہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی
فی النار بفرحہ بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما
یکون جزاؤہ من المولی الکریم ان یدخلہ بفضلہ جنات النعیم۔ مخالفین نے اس اصل پر بہت سے شبہے وارد کیے ہین
پہلا شبہہ یہ حدیث مرسل ہی راوی اسکا عروہ ہی جسنے اپنے راوی کا نام
نہین ذکر کیا اس قسم کی حدیث شافعیہ کے نزدیک قابل احتجاج نہین۔
جواب امام شافعی کے نزدیک حدیث مرسل اگر قوی ہوگئی ہو باسناد یا بارسال
ساتھہ اختلاف شیوخ کے دوسرے طرق سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علما کے
یا معلوم ہوگیا ہو کہ مرسل اوسکا وہ شخص ہی جو غیر ثقہ سے ارسال نہین کرتا تو مقبول ہی
ورنہ نہین تو غیر مقبول۔ اور امام شافعی نے حدیث مرسل کے مقبول ہونے مین یہ بھی
قید لگائی ہی کہ مرسل اوسکا کبار تابعین سے ہو اور ابن ابان کے نزدیک حدیث مرسل
قرون ثلثہ کی مقبول ہی غیر قرون ثلثہ کی اوس وقت مقبول ہی جب مرسل اوسکا ائمہ

دوسری اصل

نقل سے ہو پھر عروہ کا ارسال ائمہ ثلثہ کے مذہب پر بلا تامل مقبول ہوا اور شافعی کے نزدیک بھی مقبول ہو سکتا ہی اس لیے کہ اکثر علما اس حدیث کے قائل ہین - اور عروہ غیر ثقہ سے روایت نہین کرتے

دوسرا شبہہ بر تقدیر تسلیم حضرت عباس نے یہ خواب جاہلیت مین دیکھا گا پھر قابل احتجاج ہا

جواب یہ خواب جاہلیت کا تو معلوم نہین ہوتا اس لیے کہ اگر حضرت عباس مسلمان نہوتے اور ابو لہب کے ناری ہونے پر اونکو یقین نہوتا تو ہنی نہ فرماتے جیسا کہ حدیث مین ہی - ایک سال تک خواب مین دیکھنے کی دعا نہ کرتے اور نہ ائمہ حدیث اس قسم کے خواب کی روایت کرتے

تیسرا شبہہ بر تقدیر تسلیم یہ خواب صریح التعبیر نہین ہوتا چنانچہ یہ خواب بھی اسی قسم کا ہی

جواب جس خواب کے سچا سمجھنے سے کسی قسم کی مخالفت شرع لازم آتی ہو وہ صریح التعبیر نہین ہو سکتا بلکہ اوسکی تعبیر مین تاویل کی احتیاج داعی ہوتی ہی مگر یہ خواب اس قسم کا نہین ہی کہ اگر ظاہر پر محمول کیا جاے تو کسی قسم کا محذور شرعی لازم آے کفار کے لیے تخفیف عذاب شرعا ممکن ہی

چوتھا شبہہ بر تقدیر تسلیم خواب غیر نبی نہ قابل حجت ہی نہ احکام شرعی کا مثبت

جواب یہ قول عام طور پر قابل تسلیم نہین اس لیے کہ خود صحابہ نے خواب سے احتجاج کیا ہی - سرور المحزون مین ہی - اختلاف کردند اصحاب درانکہ درحال غسل جامہ ہا از تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر کنند یا با جامہ ہا غسل دہند پس خدای تعالی برایشان خواب را مسلط کرد و گوینده گفت نمی دانستند کہ کیست گفت غسل دہید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در جامہ ہاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بیدار شدند و ہمچنان کردند

پانچوان شبہہ اعمال صالحہ جو آخرت مین نجات دینے والے ہین اونکے لیے ایمان شرط ہی کافر کے لیے نجات نہین ہو سکتی -

جواب نجات و تخفیف مین بہت بڑا فرق ہی احسان کے بدلے کفار کو عذاب سے بے شک تخفیف ہوتی ہی تفسیر عزیزی مین ہی کافر را بسبب احسانے کہ بخلق اللہ مے کند در عذاب فی الجملہ تخفیف خواہد شد

چھٹا شبہہ ثبوت ابولہب کے تخفیف عذاب کا اسی کافر فاسق کے کہنے سے ہی نہ مخبر صادق کے خبر دینے سے اور یہ خبر مخصص معارض کتاب اللہ ہی۔

جواب باتفاق حنفیہ و شافعیہ مبرات کا ثمرہ کفار کو مل سکتا ہی یعنی اونکو بعض عذاب سے تخفیف ہو سکتی ہی۔ پھر اگر ابولہب کو کسی قسم کی تخفیف ہوئی۔ تو کچھہ مضایقہ نہین۔ اور نہ یہ امر کسی آیت کے خلاف ہی چنانچہ یہ بحث رسالہ صیانۃ الایمان عن قلب الاطمینان مین لکھی گئی ہی

تیسری اصل حدیث صحیح مین ہی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت کے اپنا عقیقہ کیا حالانکہ احادیث سے یہ امر ثابت ہی کہ عبد المطلب عقیقہ کر چکے تھے پھر تکرار عقیقہ صرف اس خیال سے تھا کہ خداوند عالم تعالی و تقدس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پیدا کیا اوسکا شکر ادا ہو۔ اس سے صاف یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ مجلس ہوتی اظہار شکر میلاد کے لیے منعقد کرنا حاضرین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلانے درود شریف کا پڑھنا مستحبات سے ہی۔ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہین۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ مع انہ قد ورد ان جدہ عبد المطلب عق عنہ یوم سابع ولادتہ و العقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان الذی فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ اظہارًا للشکر علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ للعالمین و تشریفا لامتہ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضا اظہار الشکر بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاجتماع و اطعام الطعام و نحو ذلک من وجوہ القربات و اظہار المسرات۔ مولوی بشیر الدین قنوجی نے بمقتضاے ایمان و دیانت کے اس تقریر سے گلو خلاصی کی فکر مین

تیسری اصل

عجب کام کیا ہی - یعنی علامہ کے جواب مین ایک تقریر ناصر فاکہانی کیطرف منسوب کرکے
درج رسالۂ غائظ الکلام کی ہی - اگرچہ اس لچر تقریر کا جواب اچھی طرح منکرین کے
دل نشین کرسکتا ہون مگر جب تک تصحیح نقل نہو ہم کو جواب کیطرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہین

چوتھی اصل

چوتھی اصل حدیث صحیح مین ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوشنبہ کے
روزے کا سوال کیا گیا - حضرت نے فرمایا - فیہ ولدت وفیہ انزل علیّ - جب
دوشنبہ کا روزہ اس وجہ سے مسنون ہوا کہ اسمین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوے تو اگر بارھوین کو مجلس میلاد کے ذریعہ سے ادائے شکر کیا جاے تو
نامشروع نہو گا - ابن حاج کا قول ہی - فانظر الی ما خص اللہ بہ ہذا الشہر الشریف
و یوم الاثنین الا تری ان صوم ہذا الیوم فیہ فضل عظیم لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد فیہ
فعلی ہذا ینبغی انہ اذا دخل ہذا الشہر الکریم ان یکرم ویعظم ویحترم بالاحترام اللائق بہ اتباعا لہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی کونہ یخص الاوقات الفاضلۃ بزیادۃ فعل البر فیہا وکثرۃ الخیرات
فعلی ہذا تعظیم الشہر الشریف انما یکون بزیادۃ الاعمال الزاکیات والصدقات
الی غیر ذلک من القربات - جب ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حسن للذات ہی
اطعام از قبیل بر وصلہ وصدقات ہی - پھر ربیع الاول مین مجلس کا منعقد کرنا
بے شک از قسم اعمال زاکیات ہی - یہان ایک شبہہ یون وارد ہوتا ہی -
کہ ابن حاج تو منکرین سے ہین - فکیف یصح الاحتجاج - اسکا جواب یہ ہی کہ انکا انکار
ویسا ہی ہی جیسے علامۂ شامی صاحب رد المحتار کا - یعنی ابن حاج نفس مجلس
نبوی کو نامشروع نہین کہتے بلکہ نامشروعات کے امتزاج کو برا کہتے ہین -

پانچوین اصل

پانچوین اصل حدیث صحیح مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ قرآن شریف مین ایک آیت ہی اگر ہم لوگون پر نازل ہوتی تو ہم
لوگ اوسکو عید کا دن ٹھہراتے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہی

یہود نے کہا۔ الیوم اکملت الآیۃ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے خیال کیا
تو یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ مین کھڑے
تھے۔ صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رجلا من الیہود فقال یا امیر
المؤمنین۔ آیۃ من کتابکم تقرؤنہ علینا معشر الیہود لو نزلت لاتخذنا ذالک الیوم عیدًا فقال
ای آیۃ فقال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال
عمر قد عرفنا ذالک الیوم والمکان الذی نزلت فیہ علے النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو قائم بعرفۃ
یوم الجمعۃ۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سرور کے دن کو دوام کے لیے
عید قرار دینا جائز ہے۔ چونکہ خداوند کریم نے پہلے ہی سے اس آیت کو ایسے دن مین نازل
کیا تھا جو عید المؤمنین ہے اس امر کی ضرورت نہی کہ وہ علحدہ عید کا دن ٹھہرایا جاے۔
غنیۃ الطالبین مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقولہ کے ذیل مین ہے۔ وکلاہما بحمد اللہ
لنا عید ولا یزال ہذا الیوم عید المسلمین یا بقے واحد منہم۔ پھر اگر ماہ و تاریخ ولادت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم مین بطور عید کے ایسے نہج سے خوشی کا اظہار کیا جاے جس سے
خداوند کریم کا شکر ادا ہوتا ہو تو ہرگز نامشروع نہوگا۔ یہان منکرین یون شبہہ کرتے
ہین کہ حضرت عمر کا جواب موافق فہم و عقل یہودی کے تھا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ ایسے مجبور نہ تھے کہ شرع کو چھوڑ کے بجاے اظہار حق یہودی کی عقل
کے موافق جواب دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا سوال ہوا
تھا۔ جوابا ارشاد ہوا کہ عرفہ سے بڑھکر کون سی عید ہو گی۔ غنیۃ الطالبین مین ہے قال
رجل من الیہود لابن عباس رض لو کان ہذا الیوم فینا لاتخذناہ عیدًا فقال ابن عباس رض وای
عید اکمل من یوم عرفۃ۔ یہ ممکن نہین کہ دو صحابی جلیل القدر یہودی کی رعایت سے
کتمان امر حق فرماتے۔ اگر ان کی سمجھ مین ایسا دن قابل عید قرار دینے کے نہوتا تو
صاف صاف فرماتے کہ شرع مین ایسا دن عید نہین قرار دیا جاتا جس مین خداوند تعالی

اجزاء مجلس میلاد کی بحث

عام بندون پر اپنی نعمت خاص فرمائی ہو نہ ایسی نعمت کا بندون پر شکر و جب ہی نعوذ باللہ منہ - جب مجلس میلاد کے اصول مستنبط بیان کیے گئے تو اب ایک ایک جزو سے بحث کیا چاہتا ہون - اہل سنت بارھوین ربیع الاول یا کسی دوسری تاریخ یا مہینے کو کسی پاک وصاف مقام مین جمع ہوتے ہین اونمین سے کوئی عالم باورع درس کہتا ہی چونکہ آیت یا حدیث اسی قسم کی پڑھی جاتی ہی جس مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا بیان ہوتا ہی اس لیے بعد بیان شان نزول وغیرہ کے فضائل ومناقب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر ولادت باسعادت وحلیہ جلیہ ومعجزات باہرات کا مذکور ہوتا ہی - جب درس تمام ہوتا ہی حضار پر ما حضر تقسیم کرتے ہین - یا عمدہ کھانا کھلایا جاتا ہی جسمین امیر وغریب یکسان سمجھے جاتے ہین - کبھی قبل انعقاد مجلس کے لوگون کو اطلاع دیجاتی ہی - کہ فلان وقت فلان مقام مین مجلس مولود منعقد ہوگی تا کہ نا واقفیت سے کوئی شخص محروم نرہے - بعض مجالس مین عود بتی بھی روشن کیجاتی ہی - ذکر ولادت کے وقت قیام بھی کرتے ہین - اگر یہ مجلس شب کو منعقد ہوتی ہی تو بلحاظ کثرت اجتماع اہل سنت کے چراغ یا شمع یا لمپ یا جھاڑ یا فانوس یا دیوارگیر روشن کرتے ہین - اگر لوگ زیادہ جمع ہوے زیادہ اگر کم ہوے کم تا لوگون کو اندھیرے مین تکلیف نہو - اہل سنت کے نزدیک سواے ذکر میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امر اس محفل کا نہ جزو ہی نہ اوسکے شرائط سے - لیکن چونکہ منکرین مجلس میلاد وہیئت کذائیہ سے بحث کرتے ہین اور ہیئت کی تفصیل نہین کرتے اس لیے اونکے مزعوم پر اجزا ٹھہرا کے ہم ہر ہر جزو سے بحث کرتے ہین - اگر وہابی ہیئت کذائیہ کی خود تفصیل کرتے تو مجھے اس کی احتیاج نہوتی - ظاہرا اجزا قرار دینے کے لائق چند امر ہین - لوگون کو اس امر کی اطلاع کہ فلان تاریخ ومقام پر ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا - تعیین تاریخ قیام روشنی اطعام ذکر سننے کے لیے لوگون کو بلانا یا اونکو اس امر کی اطلاع دینا کہ فلان تاریخ ومقام پر ذکر مبارک ہوگا

اگر ناجائز ہو تو عموماً وعظ و درس کے مجالس ممنوعات سے ہو جائینگے اس لیے کہ جب تک
ناواقف لوگوں کو اس امر کی اطلاع نہ دیجائے کہ فلان روز یا تاریخ کو درس ہو گا لوگ
کیونکر جمع ہو سکتے ہین - اور کتب احادیث اس قسم کی اطلاع وتداعی سے مالامال ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر خاص بیان کرنا منظور ہوتا آپ پہلے سے
صحابہ کو اطلاع دیتے - اور سب کو جمع کر کے بیان فرماتے - دیکھیے سنن ابو داؤد
مین کتاب الملاحم مین باب خبر الجساسہ مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی سمعت
منادی رسول اللہ ینادی ان الصلوة جامعة فخرجت فصلیت مع رسول اللہ فلما
قضی صلاتہ جلس علی المنبر وہو یضحک قال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ہل تدرون
لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی ما جمعتکم لرہبة ولا لرغبة ولاکن جمعتکم ان تمیم
الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا توافق الذی حدثتکم عن
الدجال الحدیث - اور ایسا ہی صحیح مسلم مین ہی - دیکھیے جب تمیم داری سے آپ نے
دجال کا حال سنا منادی کرادی کہ آج نماز کے بعد کچھ ذکر کیا جائیگا - صحابہ جمع
ہو جائین - جب اجتماع ہو گیا آپ نے نماز پڑھ کے منبر پر ہنستے ہوے جلوس
فرمایا اور مخاطب ہو کے ارشاد کیا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ پہ رہین - پھر فرمایا
کہ تم لوگ اس امر کو جانتے ہو کہ ہمنے کس لیے تم لوگونکو اکھٹا کیا ہی - صحابہ نے کہا
اللہ ورسولہ اعلم آپ نے فرمایا کہ ہمنے کسی وعید یا وعدہ کا حکم سنانے کو نہین بلایا ہی
بلکہ یہ بات سمجھانے کے لیے بلایا ہی - کہ تمیم داری نصرانی تھے جب وہ مسلمان
ہوے تو انھون نے دجال کی خبر مجھ سے اوسی طرح بیان کی جیسی قبل ازین
ہم تمکو اطلاع دے چکے ہین تعیین ایسا امر نہین ہی جس سے حرمت یا کراہت
لازم آتی ہو اس لیے کہ اعمال وافعال کا وجود بلا تعیین زمانہ وتخصیص فاعل وہیئت
خاصہ کے ہو نہین سکتا - بلکہ یہ تخصیصات وتعیینات اعمال وافعال کے لازمة الوجود

سمجھے جاتے ہین۔ ہان اگر کسی خصوصیت کو جسکی خصوصیت وجوبا یا استحبابا ثابت نہو اور عقلاً
کچھہ خصوصیت اوس فعل سے نہین رکھتا ہو کوئی شخص واجب یا مستحب سمجھے اوس مین ہمارا کلام
نہین۔ یہ سب جانتے ہین کہ جو شخص کسی کام کو کریگا وہ کام خواہ مخواہ کسی زمانہ مین پایا جائیگا
اس لیے کہ کوئی فعل اور عمل افعال و اعمال مکلفین سے غیر معین وقت مین تو ہو نہین سکتا۔
پھر اگر تعیین وقت کی شارع کیطرف سے ہے تو اسکی حاجت نہین۔ اگر شارع کیطرف سے
نہین ہوئی تو عباد مکلفین کی راے پر بلحاظ قاعدہ اصول ان الاصل فی الافعال الاباحۃ
چھوڑ دی گئی ہے عباد مکلفین اوس تعیین کا مرجح ارادہ اور اسباب وغیرہ ٹھہرا سکتے ہین ورنہ وقوع
فعل کا ممتنع ہوگا۔ علما محدثین نے وجوہ تخصیص کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابوالفضل بن حجر
عسقلانی فتوی جواز مولد مین فرماتے ہین۔ فینبغی ان تحری الیوم بعینہ حتی یطابق قصۃ
موسی علیہ السلام فی یوم عاشوراء وان لم یلاحظ ذلک لایبالی بعمل المولد فی ای یوم من الشہر
بل توسع قوم فنقلوہ الی یوم السنۃ وفیہ مافیہ۔ شب میلاد کے فضائل ایسے نہین ہین
جس مین کسیکو انکار ہو یہ وہ شب ہے خداوند عالم نے جسکی قسم کھائی ہے۔ انسان العیون فی
سیرۃ الامین المامون مین ہے۔ وقد اقسم اللہ بلیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی
والضحی واللیل۔ وقیل اراد باللیل لیلۃ الاسراء ولا مانع ان یکون الاقسام وقع بہما ای استعمل
اللیل فیہما۔ یہ وہ شب ہے جو لیلۃ القدر سے بدرجہا افضل ہے اسلیے کہ اولا شب میلاد
مین خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور لیلۃ القدر ایسی شب ہے
جو آپ کو عنایت ہوئی پھر ان دونون مین آسمان زمین کا فرق ہے۔ ثانیا شب میلاد کا
شرف آپ کے ظہور پرنور سے ہے اور شب قدر کا نزول ملائکہ سے پھر جسقدر آپ کو
ملائکہ پر شرف ہے اوسی قدر ان دونون شب مین امتیاز ہے۔ ثالثا شب میلاد مین
تفضل جمیع موجودات پر ہوا لیلۃ القدر مین خاص امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر فیض یا
عام و خاص مین جس قدر فرق ہے اس مین بھی ہے۔ تاریخ خمیس احوال النفس النفیس علامہ

حسین دیار بکری میں ہے۔ قال الشیخ الزرکشی والصحیح انہ ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت نہارا فاذا
قلنا انہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد لیلا فلیلۃ مولدہ افضل من لیلۃ القدر من وجوہ ثلثۃ احدہا ان
لیلۃ المولد لیلۃ ظہورہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیلۃ القدر معطاۃ لہ وما شرف بظہور ذات المشرف
من اجلہ اشرف مما شرف بسبب ما اعطیہ ولا نزاع فی ذالک فکانت لیلۃ المولد بہذا الاعتبار
افضل الثانی ان لیلۃ القدر تشرفت بنزول الملائکۃ فیہا ولیلۃ مولدہ تشرفت بظہورہ فیہا
صلی اللہ علیہ وسلم ومن تشرفت بہ لیلۃ المولد افضل ممن تشرفت بہ لیلۃ القدر علی الاصح المرتضی
فیکون لیلۃ المولد افضل والثالث ان لیلۃ القدر وقع فیہا التفضل علی امۃ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ولیلۃ المولد الشریف وقع التفضل فیہا علی جمیع الموجودات فہو الذی بعثہ اللہ تعالی
رحمۃ للعالمین فعمت بہ النعمۃ علی جمیع الخلائق فکانت لیلۃ المولد اعم نفعا فکانت افضل۔
یسبیل دورہ جب مثل کا وجود ہو تو اوسکو حکم اوسکے اصل کا ہے مسالک الحنفا الی مشارع
الصلوۃ علی النبی المصطفی تصنیف علامۃ احمد بن خطیب قسطلانی میں ہے۔ اقول اذا کانت
ہذہ النعمۃ العظیمۃ صدرت من المنعم فی ہذہ اللیلۃ الشریفۃ فینبغی شکر المنعم فیہا بالصلوۃ والتسلیم علی
المنعم بہ۔ ظاہر ہے کہ بیان مقصود مثل اوس شب کا ہے کیونکہ شخص خاص اصل اوس شب کا
ادا ے شکر کے لیے میسر نہیں ہو سکتا۔ تفسیر عزیزی میں سورۂ قدر کے ذیل میں ہے
وبالجملہ۔ از مضمون این سورہ معلوم میشود کہ عبادت وطاعت را بسبب اوقات نیک
ومکانات متبرکہ وحضور واجتماع صالحات ورائحات ثواب ایراث برکات وانوار قربی عظیم
حاصل میشود۔ اس تقریر سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ شب میلاد کے تعیین میں چند فوائد ہیں
پہلا فائدہ شکر منعم اور منعم بہ پر صلوۃ وسلام ایسے وقت میں واقع ہو جو وقت خاص میں نعمت صادر ہوئی
دوسرا فائدہ وہ وقت نیک ہے جسمین عبادت کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے گو رمضان
یا عشرہ اولی ذی حجہ میں بھی عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔
تیسرا فائدہ حاضرین برکات وانوار خاص سے مشرف ہوں یوں تو نفس

مجلس مولود مہبط انوار رحمانی ہی مگر خاص ولادت کے دن یا رات مین اس مجلس کا کچھہ اور ہی
سمان ہوتا ہی۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے خود انوار و برکات کو ملاحظہ فرمایا ہی فیوض الحرمین
مین ہی۔ کنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادتہ والناس
یصلون علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ویذکرون ارہاصاتہ التی ظہرت فی ولادتہ ومشاہدہ قبل
بعثتہ فرایت انوار اسطعت دفعۃ فتاملت تلک الانوار فوجدتہا من قبل الملائکۃ الموکلین
بامثال ہذہ المشاہدۃ وبامثال ہذہ المجالس ورایت یخالط انوار الملائکۃ انوار الرحمۃ انتہی مختصرا۔
ذکر احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و درود شریف و قرآن خوانی ذکر کا ایک فرد ہی جسکی
خوبیان احادیث مین بیان کی گئی ہین مسلم مین ہی۔ عن ابی ہریرۃ رض لا یقعد قوم
یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ۔ مسلم مین ایک حدیث
طولانی ہی جس سے تھوڑی سی عبارت بقدر حاجت لکھی جاتی ہی۔ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ہہنا قالوا اجلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ہدانا
للاسلام ومن بہ علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا اللہ ما اجلسنا الا ذلک قال اما انی
ما استحلفکم تہمۃ لکم لکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللہ یباہی بکم الملائکۃ الحدیث۔ حدیث
ثانی مین یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خدا کا ذکر و حمد اس منشا سے
کرتے تھے کہ خداوند عالم نے اونکے قلوب کو نور اسلام سے منور فرمایا مجلس میلاد
مین خدا کا حمد اس لیے کیا جاتا ہی کہ اوسنے اپنے فضل سے ایسے نبی کو
بھیجا جسکی تعلیم و ارشاد سے ہمکو راہ راست اسلام کی ہاتھہ آئی۔
قیام مجلس میلاد مین بوقت ذکر ولادت باسعادت مما استحسنہ العلما سے ہی علماے
مذاہب اربعہ اس کے جواز کے قائل ہین۔ روشنی شب کی مجلس مین ہونی
چاہیے اس لیے کہ آدمی اندھیرے مین سخت گھبراتا ہی۔ پھر اوسکی طبیعت
ایسی جمع نہین رہ سکتی کہ ذکر کو دل سے سنے اس لیے ضرور ہوا کہ جسقدر مجمع

زیادہ ہو روشنی بڑھائی جاوے تاکہ ہر شخص اطمینان سے ذکر میلاد کا سنے۔ روشنی کی کثرت اسراف میں داخل نہیں تمیم داری جب شام سے مدینہ طیبہ کو چلے بہت سی قندیل و روغن زیت اپنے ساتھ لائے۔ جب مدینہ طیبہ کو پہنچے اتفاقاً وہ شب جمعہ تھی ابوالبراد سے روشنی کو کہا ابوالبراد نے قنادیل کو مسجد سے لٹکا دیا اور اوس میں پانی و روغن زیت چھوڑ کے بتیاں لگا دیں جب آپ مسجد کو تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ قنادیل روشن ہیں پوچھا کس نے اسے روشن کیا لوگوں نے کہا تمیم داری نے آپ نے فرمایا تم نے اسلام کو روشن کیا خلاصۃ الوفا میں ہے۔ روی القرطبی فی تفسیرہ عن ابی ہند قال حمل تمیم من الشام الی المدینۃ قنادیل وزیتا ومقطا ولما انتہی الی المدینۃ وافق ذالک لیلۃ الجمعۃ فامر غلاما یقال لہ ابوالبراد فقام فبسط المقط وعلق القنادیل فصب فیہا الماء والزیت وجعل فیہا الفتل فلما غربت الشمس امر ابالبراد فاسرجہا وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فاذا ہو بہا تزہر فقال من فعل ہذہ قالوا تمیم الداری یا رسول اللہ فقال نورت الاسلام الحدیث۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ مکان متبرک اور مقام ذکر الٰہی میں تزئیناً بھی کثرت سے روشنی کرنا باعث اجر ہے اور وہ تنویر تنویر اسلام سمجھی جائیگی۔ اب تک مسجد نبوی میں کس دھوم دھام سے روشنی ہوتی ہے جو نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ۔ ایک شخص نے مجلس ضیافت میں ہزار چراغ روشن کیے کسی نے کہا یہ تو اسراف ہے صاحب مجلس نے کہا یہ سارے خدا کے نام سے روشن کیے گئے ہیں اگر احیاناً ایک چراغ بھی غیر خدا کے لیے ہو اوسے خاموش کردو اوس شخص نے بہت بجھایا مگر ایک بھی نہ بجھی ؎

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ۔۔۔ کسی کو پف زند ریشش بسوزد

احیاء العلوم میں ہے وحکی ابو علی الرودباری رحمہ اللہ عز وجل انہ اتخذ ضیافۃ فاوقد فیہا الف سراج فقال لہ قد اسرفت فقال لہ ادخل فکلما اوقدتہ لغیر اللہ فاطفہ فدخل الرجل

فلم یقدر علی اطفاء واحد منہا فانقطع۔ بلکہ تعظیم مجلس کے لیے جس کثرت سے روشنی کیجائیگی ویسی قدر ثواب ہوگا۔ مسالک الحنفا الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ مین احمد بن خطیب قسطلانی فرماتے ہین۔ ولیس ما یوقد بالمجلس المذکور بالغ مبلغ الکثرۃ الموودبہ المسرف عادۃ بالنسبۃ للمجلس المذکور وحاضریہ ولاکلفۃ علے فاعلہ منعہ اللہ لعوض فی العاجل وفخر وشرف فی الآجل بحدتہ وسعتہ لاسیما وقد بذر ذلک فیما بلغ قاصدابہ تعظیم مجلس تلاوۃ کتاب اللہ تعالی وذکرہ والصلوۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم والاعمال بالنیات بیشتر مجالس مین ایام

فائدہ عود

سرما مین عود جلاتے ہین یا عود بتی روشن کرتے ہین۔ گرما مین گلاب کیوڑہ گلاب پاش مین رکھہ کر چھڑکتے ہین۔ یہ ناجائز نہین خوشبو ایسی چیز ہے جسے خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے۔ مجلس مین جہان آدمیون کا ازدحام ہوتا ہے خوشبو کا استعمال نہایت ضروری امر ہے۔ اس لیے کہ کثرت انفاس سے ہوا مین حرارت آجاتی ہے جسکی اصلاح عطریات وخوشبو کے استعمال سے ہوتی ہے بلکہ اگر اسکو تعظیماً لشان الذکر کہیے تو یہ اور بھی علۃ شریفہ ہے۔ امام مالک رح جب تک حدیث بیان فرماتے تھے عود جلاتے تھے شفا مین ہے۔ ولا یزال یتبخر بالعود حتی یفرغ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فائدہ اطعام

اطعام کا ثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہے کوئی شخص اسکا انکار نہین کرسکتا۔ کہین خداوند تعالی نے کھانا کھلانے پر کسی قوم کی مدح کی ہے۔ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ کسی مقام پر کھانا نہ کھلانے پر کفار کا جواب یون بیان فرمایا ولم نک نطعم المسکین۔ اطعام وہ چیز ہے جس سے آدمی بہشت مین داخل ہوتا ہے حدیث صحیح مین ہے۔ واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام۔ دستور یہ ہے کہ جب مجلس میلاد تمام ہوتی ہے حاضرین مجلس کو کھانا کھلاتے ہین۔ یا چھوہارا یا شیرینی تقسیم فرماتے ہین۔ قرن اول مین دعوت ولیمہ وغیر ولیمہ کا دستور تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ اوسکو قبول فرماتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر جالہ صوم

مین بھی دعوت قبول فرماتے اور روزہ توڑکر کھاتے - قرن اول مین چھوہارے کی تقسیم بھی ہوئی ہر
چنانچہ ایک روز آپ نے صحابہ کو چھوہارے تقسیم فرمائے سات سات سب کے حصہ مین آئے
میٹھے کو آپ چاہ کرتناول فرماتے تھے پھر اگر حاضرین کو ماحضر کھلایا گیا یا اونکو خرما یا مٹھائی
دی گئی تو خلاف سنت نہو صحیح بخاری مین ہی عن نافع قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا ہذہ الدعوۃ اذا دعیتم لہا قال وکان عبد اللہ یاتی الدعوۃ
فی العرس وغیر العرس وہو صائم صحیح بخاری مین ہی - عن ابی ہریرۃ قال قسم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوما بین اصحابہ تمرا فاعطی کل انسان سبع تمرات احدہن حشفۃ فلم یکن فیہن تمرۃ
اعجب الی منہا شدت فی مضاغی صحیح بخاری مین ہی - عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلوی والعسل - ارشاد ساری مین ہی - ان حلوی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم التی کان یحبہا ہی المجیع ہو تمر یعجن بلبن فان صح ہذا والا فلفظ الحلوی یعم کل ما فیہ
حلو وما یشابہ الحلوی والعسل من الماکل اللذیذۃ - بعض اکابر نے اسکی قبولیت بھی ملاحظہ
فرمائی ہی - شاہ ولی اللہ صاحب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین شاہ عبد الرحیم صاحب
اپنے والد سے روایت فرماتے ہین - اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام
المولد طعاما صلۃ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی فی سنۃ من السنین شئی اصنع بہ طعاما
فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ ہذہ الحمص
شیخ عابد سندی مدنی محدث رسالہ جواز استغاثہ و استمداد و مولد و عرس مین اپنے جد
امجد کے فتاوی سے نقل کرتے ہین ویوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فبح ابوبکر الصدیق
رضی اللہ تعالی عنہ مائۃ ناقۃ وتصدق بہا وتصدق ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فی
ذلک بثلاثۃ اقراص من الشعیر - یہ روایتین مثبت تعیین بھی ہین - جب افراد بدعت
نہوئے بلکہ مباح یا سنت ٹھہرے تو اوسکا مجموعہ بھی بدعت نہوگا بلکہ مباح یا سنت ہوگا -
ہان مگر ایسی صورت مین جب مجموعہ مین محذور ہو جو احاد مین نہو اور یہان نفس مجموعہ مین

کسی قسم کا محذور نہین - احیاء العلوم مین ہے - فان افراد المباحات اذا اجتمعت کان ذلک المجموع مباحا ومہما انضم مباح الی مباح لم یحرم الا اذا تضمن المجموع محذورا لا یتضمنہ الاحاد حبب اجزاء مجالس مروجہ عرب وترک وشام وہند کا حال اچھی طرح معلوم ہوچکا تو اس مقام پر یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص مجلس مولود مین امور نامشروع کا ارتکاب کرے مثلا ملاہی غنا سرود نامشروع مزامیر اوس مین ہو یا عورتون یا امردون سے پڑھوایا جاے یا واہی تباہی روایات پڑھی جائین یا مصارف اوس کا کسب حرام سے ہو یا کسی دوسرے نامشروع کا امتزاج فرض کیا جاے تو ایسا شخص ہرگز مثاب نہوگا بلکہ اوس پر ٹھیک ٹھیک یہی مثل صادق آئیگی نیکی برباد گنہ لازم - مگر اس سے نفس مجلس مولود کو جو منہیات سے خالی ہو اور جسکی تفصیل لکھی گئی حرام نہین کہہ سکتے - فرض کیجیے اگر نماز مین ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب کیا جاے تو اس سے کیا نفس نماز حرام یا فرضیت اوسکی ساقط ہوسکتی ہے ہرگز نہین - ہان وہ فعل نامشروع وحرام ہوگا جسکا نماز مین ارتکاب کیا گیا - ایسی صورت مین منصف مزاج کی یہ شان ہے کہ امور نامشروع کو صاف صاف بیان کرکے اوس سے لوگون کو باز رکھے - انصاف کا مقتضی یہ نہ تھا کہ سرے سے مجلس مولود نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نامشروع قرار دیجاے - اور علما محدثین بلکہ عامہ مسلمین کی لیے دے شروع ہو ؎

لوگو وے زبزرگان بانگ ازی بس
بہ صید شیر ولان قصد شاہ بازی بس

علامہ سیوطی فاکہانی کے جواب صواب مین منصفانہ فرماتے ہین - واما ما یتبع ذلک من السماع واللہو وغیر ذلک فینبغی ان یقال ما کان من ذلک مباحا بحیث یعین السرور بذلک الیوم لا باس بالحاقہ وما کان حراما او مکروہا فیمنع وکذا ما کان خلاف اولی - ملا زمان والا ایک مقام پر لکھتے ہین مجلس مولود بہ ہیئت کذائیہ اس زمانہ پر فساد کی جو اکثر بلاد ہند وغیرہ مین مروج ہے اور اوسکو ساتھ اون قیدون فاسدہ کے ایک شروط ایمان سے بلکہ عین ایمان ٹھہرا کر رکھا ہے کہ نماز نہ پڑھین اور روزہ نہ رکھین

اور حرام کاری اور شراب خواری سے احتراز نہ کرین بلکہ جملہ منہیات کو طبیعت خاصہ
سمجھین اور بیباکانہ عمل مین لاوین اور صرف ایک مجلس میلاد کر لیا کرین اور وہ بھی
اور مناہی اور مکروہات اور محرمات شرعیہ سے پر ہو تو وہی پکے مومن اور مسلمان دیندار
اور بڑے متدین اور دیانت شعار کہلاوین گو کہ کھلے فاسق و فاجر ہون مثل یہود کے
کہ وہ کہتے ہین - کہ نحن ابناء اللہ و احباؤہ - اور اسی خیال باطل سے کہتے تھے - کہ لن
تمسنا النار الا ایاما معدودات - ایسے ہی یہ لوگ خام خیال مولودی اور عاشق محب رسول اللہ
بنتے ہین اور صرف مجلس مولود کو محبت اونکی ٹھہرالی ہے اور منکرات اور ممنوعات شرعیہ سے
ہرگز اجتناب نہین کرتے ہین سو یہ اونسے بھی بڑھ گئے کہ ایک مجلس میلاد نے اونکے
دل سے سب منہیات شرعیہ کا خطرہ اوٹھا دیا بخلاف اونکے کہ ہمیشہ ماموراتِ شرعیہ کے
پابند رہتے ہین اور منہیات سے اجتناب کرتے ہین اور طریق سنت کو سر اسر محبت آنحضرت
کی ہے اپنا شعار کرتے ہین - اور مجلس میلاد مروجہ کو محض بدعت جان کر نہین کرتے ہین
بلکہ اوراذکار و وعظ کے طور پر بلا تعیین کسی قید کے قیود فاسدہ مبتدعہ مروجہ مبتدعین سے
اوسکا بھی بیان کرتے ہین سو اونکو بدعتی لوگ عداوت نفسانی سے وہابی اور معتزلی
کہکر مشہور کرتے ہین - ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ❋ انتہی آدھی بات
کہتا ہی اوسے کچھ تو سمجھ لیتا ہی یہ تو بالکل اناپ شناپ ہی - کوئی مسلمان مجلس مولود کو شرط
ایمان کہتا ہی نہ عین ایمان جمہور محققین کا مسلک یہ ہی کہ ایمان تصدیق قلبی کو کہتے ہین
اقرار اوسکے شرائط سے ہی - پھر فرمائیے مجلس مولود شرط یا عین ایمان کیونکر ہو سکتی ہی
ایک بے معنی امر کا انتساب جمہور محدثین و اکابر دین کیطرف محض لغو ہی - مین نہین سمجھتا
کہ دنیا مین کوئی ایسا شخص ہو جو نماز نہ پڑھتا ہو روزہ نہ رکھتا ہو حرام کاری اور شراب خواری
اوسکا کام ہو فسق و فجور معلن مین اوسے انہماک ہو مگر صرف مولود کر لیتا ہو جس مین ہزار
قسم کی منہیات ہون یعنی بزعم مخاطب اوس مین ناچ رنگ شراب کباب ہو اور جھم

ایسا شخص دین دار دیانت شعار کہلاتے۔ مین نہین سمجھتا کہ ایسے مفروضات کے بیان سے مخاطب نے کیا فائدہ سوچ رکھا ہی۔

نیست دلی کاندرو داغ جفائی تو نیست　　کیست کہ اندر سرش باد ہوائی تو نیست
خشم کنی بی گناہ بر شکنی بی سبب　　این ہمہ بخت منست ورنہ خطائی تو نیست

نحن ابناء اللہ واحباؤہ کا مطلب بھی مطلق نہ سمجھے اس قول کو اس مقام پر کچھہ لگاؤ نہین ہی شاید یہ سمجھے ہونگے کہ یہود کسی عبادت کے ذریعے سے یہ کہتے ہونگے۔ نہین نہین اسکا منشا یہ ہی کہ یہود نے تورات مین یا ابناء احباری دیکھکے اوسے یا ابناء ابکاری بنایا پھر اپنے کو ابناء اللہ ٹھہرایا۔ اگر منکرین متولعین کو کسی نے وہابی کہا تو آپ جامہ سے کیون باہر ہوے جاتے ہین۔ مولوی بشیر الدین قنوجی مرحوم جو آپکے مستندین سے ہین رسالہ سیف الرحمن مین لکھتے ہین شیخ عبد الوہاب بزرگی صوفی سالک مسالک طریقہ بود کسی را از اہل حرمین سوی وی حرف شکایت نیست انچہ بر زبان ست حال سعود ست۔ و انہم از جہت منع بدعات بلکہ از تصدیع دیگر امورات لیس اہل سنت را در انتساب بوی چہ قباحت باشد۔ گو وہابیونکا مسلک کچھہ اہل اعتزال سے ملتا ہی مگر آپ کو کوئی معتزلی نہین کہتا خواہ مخواہ اگر معتزلی بنے کا شوق ہی تو یہ امر آخر ہی۔ خیر یہی غنیمت ہی کہ اب مخاطب سنیت مجلس مولود کے قائل ہوے بلا تخصیص ہی سہی صبح کا بھولا شام کو آتا ہی تو اوسے بھولا نہین کہتے

للہ الحمد ہر آن نقش کہ خاطر می بست　　آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

تخصیص کی نسبت ہم سمجھا چکے ہین۔ اکابر محدثین مجوزین مجلس میلاد کا خیال کرکے صاحب رسالہ نے چند منکرین کے اسمایان دھر گھسیٹے جیسے نادان لڑکے لوگونکو گھوڑے پر سوار دیکھکر لاٹھی کو گھوڑا اپنا کے اوس پر سوار ہوکے اپنا دل خوش کرتے ہین۔ اس لیے کہ جو منکر ٹھہرائے گئے ہین اونمین بعض بعض مجوزین سے ہین بعض غیر مذہب ہین سے۔ بعض خود اعداد علما سے نہین ہین۔ بعض عالم تو ہین مگر محدثین

سے نہین۔ بعض منکرین سے تو ہین مگر علما محدثین نے اونکا تعاقب کیا ہے
اور دندان شکن جواب دیا ہے۔ بعض کیطرف انتساب تصحیح طلب ہے۔ بعض مجہول الحال ہین
بعض کھلم کھلا وہابی ہین۔ افسوس ہے کہ اس خطا پر وقت تالیف قرۃ العیون کے
بھی توجہ نہوی اب منکرین کے اسما جو آپ نے لکھے ہین ایک ایک کا حال ملاحظہ فرمائیے۔

تاج الدین

تاج الدین فاکہانی مالکی کا جواب علامہ سیوطی نے بہ شرح و بسط لکھا ہے۔ یاروں نے
عیاری سے ایک تقریر پوچ کو ناصر فاکہانی کی طرف منسوب کیا تا مجوزین
کو دھوکا ہو مگر جلد پردہ فاش ہو گیا لینے کے دینے پڑے۔ ع

کچھ نہین ابن الحاج اوسکی فتنہ انگیزی سے خوف
ضربت عیسیٰ سے ہین دشمن اگر دجال ہے

ابن حاج

ابن حاج کو زرقانی شارح مواہب لدنیہ نے مجوزین سے شمار کیا ہے
ابن حاج کے قول کو آپ پھر ملاحظہ فرمائین دیکھیے وہ صریح لکھتے ہین کہ حدیث
صوم یوم اثنین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول کے فضائل کیطرف اشارہ
فرمایا ہے اچھی طرح اس مہینے کا احترام کرنا چاہیے۔ اس مین اعمال زاکیات کرنا وصدقات
دینا چاہیے۔ سماع وملاہی نامشروع کے ارتکاب سے اجتناب لازم ہے سماع ایسی چیز جو دوسرے
ایام مین مکروہ یا مختلف فیہ ہے ایسے مبارک ایام مین مناسب نہین جس کو خداوند کریم نے
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد سے خاص شرف وامتیاز بخشا ہو بلکہ اوس مہینے مین
عبادت کرنا چاہیے تاکہ خداوند کریم کا شکر ادا ہو۔ ہماری سمجھ مین ابن حاج کے کلام سے
جواز مجلس مولود مع التعیین ثابت ہے ابن حاج کی عبارت بقدر ضرورت ملخصًا لکھتا ہون
لاشک ان السماع فی غیر ہذہ اللیلۃ فیہ ما فیہ فکیف بہ اذا انضم الی فضیلۃ ہذا الشہر العظیم
الذی فضلہ اللہ تعالی وفضلنا فیہ بہذا النبی الکریم وکان یجب ان یزاد فیہ من العبادۃ
شکرا للمولی علی ما اولانا فیہ من ہذہ النعم العظیمۃ۔ مجلس مولود ایک عبادت عظمی ہے جس مین
شکر منعم کا اچھی طرح ادا ہوتا ہے تو مسلمان کو چاہیے کہ اس مبارک مہینے مین شوق سے مجالس میلاد کرے

قاضی شہاب الدین صاحب تحفۃ القضات علمائے محدثین سے نہ تھے بلکہ ادیب تھے نحو کے
امام سمجھے جاتے تھے معانی بیان خوب جانتے تھے ارشاد النحو شرح ہندی انکی عمدہ تصانیف
سے ہے فن معانی بیان مین انکا ایک رسالہ بدیع دیکھا ہے۔ مناقب السادات تفسیر بحر مواج
صاف کہے دیتی ہے کہ قاضی صاحب کی نظر صحاح پر نہ تھی اسکا منشا یہ ہے کہ ہند مین حدیث
کا علم شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے شائع ہوا قبل انکے حدیث کی کتابین ہندمین
کہان میسر تھین مگہ معظمہ کا جانا بھی بڑی نظیر تھی پھر کتب احادیث کیونکر ہاتھ آتین
کوئی شخص محدث بنتا تو کیونکر۔ اگر آپ کو دعوی ہو تو ثابت کیجیے کہ قاضی نے سند
حدیث کس سے حاصل کی اور کس محدث نے انھین محدث یا حافظ لکھا ہے
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی منکرین سے نہین ہین فاضل رشید مولانا
رشید الدین دہلوی بعض سوال کے جواب مین فرماتے ہین۔ وانچہ حضرت مجدد
رضی اللہ تعالی شانہ عنہ از مولود خوانی بیزار ہای خود منع نوشتہ اند مراد از ان
قصائد نعت وغیرہ بالحان خوش کہ داخل سمع ونغمہ باشد سد الباب مخالفۃ وضع
بزرگان طریقہ شریفہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم کہ بیزار دہا ہر شب جمعہ
مجلس سماع اختیار نمودہ بودند تفصیل انمقدمہ در مقدمہ مکتوبات دویست وہفتاد وسوم
ومکاتیب دیگر از جلد اول حضرت رضی اللہ عنہ ایشان باید طلبید
بجہت تطویل عبارت مکاتیب شریف ایراد ننمود انتہی۔
امام شعرانی کی تنبیہ مین کہین انکار نہین پایا جاتا شرح طریقہ محمدیہ سے جو
عبارت لکھی گئی ہے فقد ذکر الشعرانی فی تنبیہ قال ابن الحاج ومن جملۃ ما احد ثوہ
من البدع مع اعتقادہم من اکبر العبادات ما یفعلو بہ من المولد وقد احتوی ذلک علی
بدع ومحرمات منہا استعمالہم المغانی والتغنی وحضور المردان ورویۃ النساء وغیر ذلک
من المفاسد۔ اگر اس حوالہ کو تسلیم کرلین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ یہان ابن حاج کا قول

نقل کیا گیا ہی - جو یقیناً منکرین سے نہین ہین - سوا اسکے عبارت منقولہ سے
مغانی و تغنی وغیرہ کی حرمت پائی جاتی ہی نہ نفس مجلس مولد کی ؏
حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر دام ہم رنگ زمین بود گرفتار شدم
بلکہ امام نے لواقح الانوار مین شیخ احمد بدوی رح کی مجلس مولد کی دھوم دھام جو
لکھی ہی اوس سے صاف ظاہر ہی کہ امام مجلس نبوی کے جواز کے منکر نہین ہو سکتے
لواقح مین یہان تک لکھا ہی کہ ایک شخص جو شیخ کے مولد کا منکر ہو گیا تھا
شیخ نے اوسکا ایمان سلب کر لیا - بھلا فرمایئے کہ جواز مجلس میلاد نبوی کے
انکار سے کیون ایمان سلب نہ ہوگا شیخ نصیر الدین پہلے تو علمائے محدثین سے
نہین دوسرے طریقۃ السلف مین نفس مولد نبوی کا انکار نہین کیا گیا - اور
علامہ نصیر الدین مبارک مجوزین سے ہین چنانچہ علامہ اپنے فتوے مین تحریر فرماتے
ہین فذلک جائز یثاب فاعلہ اذا احسن القصد - علامہ برکلی صاحب طریقہ
محمدیہ کے انکار کی نسبت بے سری آپ ہی الاپتے ہین - اولا برکلی صاحب
طریقہ محمدیہ نہین ہین بلکہ طریقہ محمدیہ محمد افندی برکلی رومی کی تصنیف ہی ثانیا
انکا انکار خاص طریقہ محمدیہ سے یا کسی دوسری تصنیف سے پایا نہین جاتا اس
مقدمہ مین اونکی عبارت منقولہ یہ ہی - والعاشرۃ اجتماع النساء وتوحیدہن بالجہر
وخلوتہن فی بیت اجنبی وخروجہن للتہنئۃ والتعزیۃ والعیادۃ وزیارۃ القبور والدعوۃ
اذا کان للاجنبی وقراءتہن مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجہر بحیث یسمعہ الرجال
من خارج البیت خصوصا الذوات الازواج والشواب مع الزینۃ والطیب -
اس عبارت مین نفس مولود کی حرمت یا کراہت نہین بیان کی گئی ہی - عورتون
کے افعال کی برائیان جہان لکھی گئی ہین وہان یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ مولود کو
جہر سے پڑھتی ہین جسے اجنبی مرد مکان کے باہر سے سنتے ہین - ہم بھی

شیخ نصیر الدین

علامہ برکلی

کہتے ہین کہ یہ حرام ہی مگر اس وجہ سے کہ عورتین مرتکب فعل حرام ہوتی ہین نفس مجلس مولود
کی حرمت اس سے پائی نہین جاتی - شیخ رجب بن احمد افندی صاحب
شرع طریقہ محمدیہ کا انکار تصحیح طلب ہی - صاحب رد المحتار اور انکار بھر وہی مرغے
کی ایک ٹانگ انکی تصانیف مین جہانتک ہماری نظر سے گذری ہین انکار نہین
پایا جاتا اگر آپ نے اس عبارت کو انکار سمجھا ہو - وقبح منہ النذر لقرأۃ المولد فی المنائر مع
اشتمالہ علی الغناء واللعب وایہاب ثواب ذالک الی حضرۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم -
تو یہ غلط فہمی ہی اگر مولود کی مجلس مین کوئی شخص غنا ولعب کا مرتکب ہوا وسے کوئی ذی علم
جائز نہین کہنے کا - ہان اس مقام پر ایک شبہہ یون وارد ہو سکتا ہی کہ مقصود مانعین
منع عمل مولد بتدعہ ہی اور اسکی یہ بھی ایک وضع ہی - اسکا جواب یہ ہی کہ جب جتنے مجلس کے
اجزا بیان کرکے صاف یہ لکھدیا کہ اگر محرمات ومنہیات کا امتزاج کیا جاوے تو یہ امر
جائز نہین پھر یہ خدشہ وارد نہین ہو سکتا - کیا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری سے
کوئی شخص نفس صلوۃ پنجگانہ کی حرمت نکال سکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین - ہان حضرت
مجھے اس مقام پر یہ عرض کرنا ہی - کہ صاحب رد المحتار نے وہابیون کا جو کچھ حال
لکھا ہی ملازمان کی نظر سے گذرا ہی یا نہین اگر آپ اوس عبارت کو ملاحظہ فرماوینگے
پھر رد المحتار کے نام سے ناخوش ہونگے جو شخص وہابیون کو کافر وبغاۃ سے
سمجھتا ہو وہ مجلس مولود کا انکار کب کرے گا - اب جو کچھ ہو سو ہو وہ عبارت
لکھے دیتا ہون - کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا
علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ - لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف
اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی
شوکتہم وخرب بلادہم وظفر بہم عسکر المسلمین عام ثلث وثلاثین ومائتین والف -
اسی سبب سے بعض حضرات نے جل کر صاحب رد المحتار کے پایہ تحقیق کو بہت کچھ گھٹایا ہی

صاحب رد المحتار

لیکن آپ سے یہ توقع نہین کہ آپ انصاف کا خون کرین ٥
اس پریرو کو مسخر کرنے مین حیران ہون ورنہ آسان جانتا ہون دیو کی تسخیر کو
نورالدین شارح مواہب کا انکار تصحیح طلب ہے۔ صاحب **ذخیرۃ السالکین**
مجہول الاحوال ہے **حسن بن علی ہندی** صاحب طریقۃ السنۃ فی رد اہل البدعۃ
میری سمجھ مین جاہل بے وقوف ہے۔ ہان اندھون مین کانا راجہ ہو تو ہو۔ ملاحظہ
فرمائیے وہ لکھتا ہے۔ ما احدثہ الصوفیۃ الجہلۃ من مجلس المولد فی شہر ربیع الاول لا اصل لہ
فی الشرع بل ہو بدعۃ مذمومۃ وفیہا مناکر کثیرۃ منہا تخصیص یوم من الایام بفعل غیر معین
وہو منصب الشارع فالتخصیص من عند نفسہ ادعاء منصبہ او القیاس علی تخصیص الشارع
بدون علۃ مشترکۃ لیس بصحیح علی انہ یشترط فیہ الاجتہاد ومنہا فیہ طعن ومذمۃ وملامۃ
علی السلف حیث لم یفعلوا فعلا فیہ خیر کثیر ویدل علی غایۃ المحبۃ برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع انہماکہم فی محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحیث لم یبین للامۃ
ان فیہ غایۃ محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو عین الایمان لقولہ علیہ السلام لا یؤمن احدکم
حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین فیوجب نسبۃ البخل الیہ علیہ السلام
عن ما ہو غایۃ الایمان والاسلام بل علی اللہ حیث لم یکمل شریعتہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقد قال اللہ تعالی فی تکمیل شریعتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی وایضا قال اللہ تعالی وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا ومنہا
التشبہ بالنصاری من اہل الکتاب فانہم یعظمون یوما من ایام السنۃ ویقولون
ہذا الیوم ولادۃ عیسی علیہ السلام وبالہنود فانہم ایضا یعظمون یوما من ایام السنۃ
ویقولونہ ہذا الیوم ولادۃ کنہیا ویترجمونہ بالہندیہ بجنم دن۔ مین نہین جانتا
یہ حسن بن علی کون ہے اور کس گاؤن کا رہنے والا یا کس باغ کا بتھوا ہے ہندوستان
مین اس قسم کا تسمیہ بالمفرد متعارف نہین شاید باپ بیٹے کی اول یا آخر سے

نورالدین

حسن بن علی ہندی

کچھ قطع و برید ہوئی ہی۔ کتاب طریقة السنة بھی ہمنے نہین دیکھی مگر مشتے نمونہ از خروارے اس عبارت کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہی کہ حسن کھٹہ ملا وہابی تھا بڑھا وڑھا خاک نہین جو کچھ زبان پر آیا مجذوب کی طرح بڑ مار گیا جسکو چاہا گالیان سنادین۔ اسکا اعتراض اکابر محدثین پر ہی یہی حضرات مروج و مجوز مجلس میلاد ہین یہی شرع سے اصل صحیح نکالتے ہین۔ یہی دن کی تخصیص لگاتے ہین۔ اگر کوئی امر کسی زمانہ مین حادث ہوا اور سنت حکمیہ سے شمار کیا گیا تو اس سنت کا نکالنے والا اور رواج دینے والا مثاب ہوگا اور اس سے سلف پر کسی طرح کا اعتراض عائد نہین ہوسکتا جو چاہیے اس مقدمہ مین۔ من سن سنة الحدیث کو غور سے سمجھ لے اگر سلف پر کسی قسم کا اعتراض عائد ہوتا تراویح و اجتماع مردم باہتمام تمام ختم قرآن رمضان شریف کی راتون مین جو حضرت عمر کے عہد فیض مہد مین ہوا ایک ایسا امر ہی جسے سب حسن کہتے ہین۔ اس سے کسی قسم کا طعن حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت عظمی پر عائد نہین ہوتا اس قسم کا اعتراض جو باری تعالی پر یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوتا ہو سوائے وہابیان بے باک کے کوئی نہین کرسکتا ہ

کیا غمزہ ترا بر سر بیداد غضب ہی ۔۔۔ جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہی
جو ہی ستم و کینہ و بیداد غضب ہی ۔۔۔ سر تا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہی
ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہی ۔۔۔ شاگرد بھی ہی قہر جو استاد غضب ہی
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہی ۔۔۔ فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہی
اخوان شیاطین ہین یہ سست می پندار ۔۔۔ کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہی
غصہ ہی ترا قہر ترا قہر قیامت ۔۔۔ رنجش تری بیداد ہی بیداد غضب ہی

شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ مجوزین سے ہین۔ انکی تقریر بمقابلہ مولوی عبد الحکیم پنجابی ملاحظہ فرمائیے۔ اور یہ صرف اپنی ذات سے مجوز نہین

بلکہ باعث جد جواز انکے ترکے مین آیا خود ہر بارھوین ربیع الاول کو مولود کی مجلس منعقد فرماتے اور ہزارون اہل اسلام کا مجمع ہوتا اور خود پڑھتے تھے۔ اگر آپ اونکو منکر ٹھہرائینگے کیا شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب کو آپ مبتدع بنائینگے معاذ اللہ انتباہ اور فیوض الحرمین مشہور کتابین ہین دیکھیے شاہ صاحب کیا تحریر فرماتے ہین۔ یہ مقتضائے عقل نہین ہی کہ آپ ان اکابر سے دامن کشان ہو جاتین۔ نہین تو سخت مشکل سے سامنا پڑیگا۔ آپ کے قرۃ العیون کے اجزا میرے پاس دھرے ہین۔ ؎

گر اوسے ناسخ مہجور سے کچھہ کام نہین　　بخدا اوس بت مغرور سے کچھہ کام نہین

شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور انکا معقول چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد۔

حضرت سلامت یہ تو مجوزین سے ہین۔ ما ثبت من السنۃ مین ہی۔ ولا زال اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من کاتہ کل فضل عمیم اگر اسی طرح مجوزین منکرین ہین آپ کو معیار نہین تو مجھے خوف ہی کہ مبادا آپ مجھے بھی منکرین سے سمجھے ہون

مخرام بدین صفت مبادا　　کز چشم بدت رسد گزندے

اگر کوئی منصف مزاج مجھہ سے آپسے ملاقات کی ٹھہراتا تو حاضر ہوکر ضرور پوچھتا کہ ملازمان والا شیخ کی تصانیف اکثر مطبوع و متداول ہین یہ ارشاد ہو کہ آپنے کس کتاب مین شیخ سے انکار ملاحظہ فرمایا ہی افسوس ہی کہ بہت دور ہون نہین تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی طرح باریاب ہوتا ؎

سیر اغبار کوے صنم مین اوڑا چلے　　یا مرسل الریاح اک ایسی ہوا چلے

خیر اگر کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا میری تقریر عرض حال کے لیے کافی ہی ؎

ہر جگہ کام تصور ہی سے لے لیتے ہین　　ہمکو نزدیک سے اور دور سے کچھہ کام نہین

قسطلانی مجوزین نامی سے ہین۔ ؎

ہمکو فریب دوگے کہانتک ہم آپ کی　　واقف ہین بات بات سے اور گہات گہات سے

بعض حضرات نے براہ انصاف صاف تحریر فرمایا ہی کہ نام شیخ عبد الحق و قسطلانی کا سلک مانعین میں سہواً داخل ہوگیا۔ مولوی محمد اشرف لکھنوی علم حدیث نہین جانتے تھے صرف معقولی تھے لکھنو مین کیا علما کا قحط تھا جو کسی نے انکے سامنے استفتا پیش کیا ہوگا۔ عام دستور یہ ہی کہ عموماً استفتون کا جواب علماے فرنگی محل تحریر فرماتے ہین اوسکی ذیل مین صح الجواب دوسرے لوگونکا ہوتا ہی۔ مولوی محمد اشرف مولانا محمد نور قدس سرہ کے تلامذہ سے تھے علماے فرنگی محل یرفع اللہ شانہم سلفاً و خلفاً مجوزین سے ہین۔ مولوی اشرف کے انکار کا منشا یہ ہوگا کہ وہ آخر عمر مین سید احمد صاحب کے مرید ہوگئے تھے پھر ایسے حضرات کا قول کب بکار خصم ہا متنازع محل نزاع مین ایسے شخص کا کلام ستناداً ذکر کرنا چاہیے جو فریق مخالف کے نزدیک مقبول ہو ؎

اندلون اغیار پر پڑنے لگے تیر نگاہ ان پہ آہوں سے کرون اب تیر باران تو سہی

عبارت فتوی جو لکھی گئی ہی وہ خود اس قسم کی نہین ہی جس سے کسی قسم کا الزام خصم عائد ہو سکتا ہو عبارت منقولہ یہی ہی۔ چون در بلاد ہند مشرکین در تاریخ میلاد کشن محفل سرور منعقد کنند و امرا توران و ایران بتاسی کفار ترک و ایران در تاریخ میلاد خود و بزرگان خود جشن نمایند درین دیار محفل میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم در تاریخ میلاد نمودن موجب تشبہ است بارباب اہوای باطلہ پس بدعت قبیحہ خواہد شد و نیز آنانکہ درین بلاد محفل میلاد پیغمبر علیہ السلام می کنند اعتقاد دارند کہ در کردن این امور در ماہ ربیع الاول ثواب زیادہ است از بجا آوردن آن در ماہ دیگر لہذا اگر در ماہ ربیع الاول تنگدست باشند بہر نہج کہ متصور گردد از استقراض ربا و گدائی دست و پا زدہ زر بدست آرند و محفل منعقد سازند گو در ضمن آن تلف حقوق واجبہ و ارتکاب امر نامشروع شود و در ماہ رمضان و یا عشرۂ ذی حجہ اگر توانگر باشند و زر فاضل از ضروریات مہیا باشد مجلس نمی آرایند وجہ آن جز ازان نیست کہ می پندارند کہ ثواب این خیرات

درماہ ربیع الاول زیادہ است از ثواب آن خیرات در ماہ مبارک رمضان وعشرۂ ذی حجہ واین پندار مخالف نصوص نبی ست علیہ السلام بالجملہ وضع شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بر سہولت وخفت ست پس بدعت شریعت ورحینی می باشد کہ دران سہولت وخفت نبود واین البتہ قبیح بود نہ حسن انتہی

تشبیہ کی نسبت حضرت شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ نے رسالہ اشباع الکلام مین بہت اچھا جواب لکھا ہی جس سے طبیعت پھڑک اوٹھتی ہی ہم اوس عبارت کو ملخصاً بقدر ضرورت اس مقام پر نقل کیا چاہتے ہین — بعض از بے ادبان حق ناشناس کہ اعادۂ مجلس میلاد شریف را در ماہ ربیع الاول تشبیہ بجنم کنہیا دادہ روی بیاض را ہمچو نامۂ اعمال خود شان سیاہ ساختہ اند بجال اسارت ادب پرداختہ اند وازین بی باکان دریدہ دہن دور نیست کہ رفتہ رفتہ تقبیل حجر اسود وطواف خانہ کعبہ را ہم چاہ ہنومان و دھنا ورچہا دیو گویند نعوذ باللہ من تلک الھفوات والکفریات علاوہ تشبیہ در اعمال وفعال با فرق ضالہ مطلقاً ممنوع شرعی نیست الا اکثرے اعمال دینیہ کہ خالی از فی الجملہ مشابہت نیستند جائز نباشند بلکہ مراد از تشبیہ ممنوع مشابہت در امر مذموم است ونیز منظور فاعل فعل قصد مشابہت بآن امر ممنوع باشد در طحطاوی ست قال فی البحر ثم اعلم ان التشبہ باہل الکتاب لایکرہ فی کل شیٔ فانا ناکل ونشرب کما یفعلون انما الحرام التشبہ فیما کان مذموماً وفیما یقصد بہ التشبہ — باقی رہی تعیین اسکی نسبت بہت کچھہ عرض کر چکا ہون — اہل اسلام سے فی صد ایک بھی یہ نہین سمجھتا کہ رمضان وعشرۂ ذی حجہ مین اگر مجلس کیجاے تو اوسکا ثواب کم ہوگا مگر ربیع الاول مین مجلس کا ثواب بڑھکر ہی — ہٹ دھرمی امر آخر ہی — راج ہٹ تریا ہٹ بالک ہٹ سنتے تھے یہ وہابی ہٹ ہی ؎

تو یون گالیان شوق سے غیر کو دے
ہمین کچھہ کہیگا تو ہوتا رہے گا

اور اگر کوئی شخص مال حرام سے مجلس مولود کریگا ہرگز مثاب نہوگا یہ مجلس مولود کیا
منحصر ہی فرض کیجیے اگر کوئی شخص مال حرام سے حج کرے وہ بھی ثواب سے محروم رہیگا۔

ف صاحب راہ سنت

صاحب راہ جنت بیچارہ کس شمار مین ہی۔ کیا بدی کیا بدی کا شور بالے
پھولی ہی گل کی نزاکت پہ چمن مین بلبل ــــ اسنے دیکھے ہین کہان نازو نزاکت والے

ف صاحب مأتة المسائل

صاحب مأتة المسائل مولوی حاجی محمد اسحق صاحب دہلوی نواسے شاہ
عبد العزیز دہلوی قدس سرہ مثل شاہ صاحب کے خود مجلس مولود کرتے تھے اور آپ
ذکر میلاد پڑھتے تھے۔ اس زمانے مین ہزارون آدمی ایسے موجود ہین کہ خاص مولوی صاحب کا
درس اپنے کانون سنا ہی۔ مأتة المسائل مین ہی۔ قیاس عرس بر مولود شریف
غیر صحیحست زیرا کہ در مولود ذکر ولادت خیر البشرست و آن موجب فرحت و سرورست
و در شرع اجتماع برای فرحت و سرور کہ خالی از منکرات و بدعات باشد آمدہ
بفرض محال اگر یہ حرمت مجلس میلاد نبوی کے قائل ہین جب بھی آپ ان سے احتجاج نہین
کر سکتے اس لیے کہ اول رسالہ مرآة مین آپنے حاجی صاحب کی خوب لے دے کی ہی

ما صاحب تفہیم المسائل

صاحب تفہیم المسائل یون کیون نہین کہتے صاحب غائط الکلام۔ شاید
یہ نام اس لیے زبان مبارک پر آنا ناگوار گذرا ہوگا کہ مولوی محمد عبد القادر صاحب
بدایونی نے اوس رسالے کے سیف الاسلام المسلول علی المناع لعمل المولد و القیام
مین پرخچے اوڑا دیے ہین۔ مینے رسالہ تفہیم المسائل آج تک نہین دیکھا
بہت کچھ تلاش کیا احباب کو دور دور خط لکھا مگر ہاتھ نہ آیا یہ بھی معلوم نہین چھپا ہی
یا نہین۔ اگر چھپا ہی تو کس مطبع مین۔ اگر ملا زمان کو اوس رسالہ پر ناز ہو ایک نسخہ
ہمارے پاس بھیجدیجیے۔ دو ہفتہ مین اوسکا جواب صواب پیش کرون تو میرا ذمہ
اوس خط سنروری کتابی کے وصف مین ــــ ناسخ ہمارے پاس ہین دفتر بھرے ہوے
مولوی صاحب کی لیاقت غائط الکلام و سیف الرحمن سے ظاہر ہی مشک آنست

کہ خود بوید نہ کہ عطار گوید۔ جسطرح قصاب گوشت چھیچھڑے ہڈی بچا چھلی جا بجا سے
کاٹ کاٹ کر ایک حصہ پورا کرتے ہین مولویصاحب کتابونکی عبارت کتر کتر کے
رسالہ کی تکمیل فرماتے ہین۔ اونکو اسقدر سمجھہ نہین کہ اس عبارت کو کس محل مین لکھنا چاہیے
یا اس عبارت کو جو نکہ اپنے ماسبق یا مالحق سے تعلق ہی ادھوری عبارت کیون
کترمی جاسے یا یہ مسئلہ جو نکہ مرجوع عنہا غیر مفتی بہا ہی یا اس قول کا تخطیہ لوگون نے
کیا ہی۔ پھر اسکے ذکر کا حاصل کیا ہی مضمون نگاری تو یہ شخص جانتا تک نہین کس جانور کا
نام ہی۔ البتہ گالیان خوب مشق ہین۔ انھون کتابون کے دیکھنے سے
ہندوستان کی سیر کا لطف آتا ہی۔ پھر ایسا شخص لائق نہین جس سے آپ سا قابل احتجاج کرے
بعض شعرا کی راہ سنت مین ہی جودت طبع سے مولود کی حرمت کو
نظم کیا ہی خشکہ بالندہ بروزہ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔ آپ کو ان اشعار کے
لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایسے شخص کا کلام سنداً لکھا جاتا ہی جو مستند ہو۔ ہم
سچ کہتے ہین کہ آپ کی تحقیق کا پایہ ایسے شاعرون سے بدرجہا بلند ہی۔ مجکو خوشامد آتی ہی
نہ آپ کی خوشامد سے مجھے کسی قسم کا نفع متخیل ہی خیر مجھے اونکی بھی خبر لینی ہی۔ فرماتے ہین

لہ

الغرض بدعات تو ہین بے شمار ۔۔۔ چند باتون کو کیا یہان آشکار
مجلس مولد جو یان ایجاد ہی ۔۔۔ یہ بھی بدعت سے غرض آباد ہی

جواب

مجلس مولد کبھی بدعت نہین ۔۔۔ دوسرے بدعت کو بھی شرکت نہین
سنت حکمیہ یہ مولود ہی ۔۔۔ دیکھیے تخریج بھی موجود ہی
حافظ و علامہ ابن حجر ۔۔۔ جانتی ہی جنکو دنیا معتبر
کرتے ہین تخریج کیسی صاف صاف ۔۔۔ منکرو اب چھوڑ دو لاف و گزاف

رکھتے تھے کیون صوم عاشورا رسول ... تھا جو آئین یہودِ بو الفضول
شکر باری تھا فقط پیش نظر ... روزہ رکھا آپ نے یہ جان کر
کیا نماز و روزہ و حج و زکوۃ ... آپ نے ہمکو سکھائی بات بات
آپ ہی ہین ہادی راہِ خدا ... آپ ہی ہین گمرہون کے رہنما
باعث ایجاد عالم آپ ہین ... باعث تخلیق آدم آپ ہین
جب کہ اس تخلیق سے سب کچھ ہوا ... ہمپہ واجب ہو گیا شکر خدا
جسکو شغل مجلس مولود ہی ... صرف اوسے شکر خدا مقصود ہی
اور سنیے یون سیوطی نے کہا ... آپ نے اپنا عقیقہ خود کیا
جب عقیقہ ہو چکا تھا ایکبار ... اس اعادہ مین تھا شکر کردگار
ہمکو بھی لازم ہی اس تخلیق پر ... جان و دل سے شکر خلاقِ البشر
بزم پر انوار میلادِ نبی ... ہی ادائے شکر ایجادِ نبی
واضحی مین پڑھہ سلیقہ شکر کا ... ذکر نعمت ہی طریقہ شکر کا
یا کہ میلاد نبی نعمت نہین ... یا کہ بدعت شکر ہی سنت نہین
کرکے قول ابن جزری پر نظر ... بولہب کے حال پر اب غور کر
مژدۂ میلاد جب اوسنے سنا ... تھا چچا سنتے ہوئے خوش ہو گیا
جاریہ جس نے خبر آکر یہ دی ... کر دیا آزاد اوسے کی یہ خوشی
جب کہ دوشنبہ کی آجاتی ہی رات ... ہوتی ہی تخفیف اوسے ای نیکذات
مجلس مولود جو کوئی کرے ... کیون نہ دامن در مقصد سے بھرے
یہ نتیجہ ہی میری تقریر کا ... اور حاصل ہی میری تحریر کا
مجلس مولد کی جو بنیاد ہی ... شکر ہی سے الغرض آباد ہی

ولہ

حمل کے جب وضع کا آوے مقام	ہوئین تعظیماً کھڑے سب خاص عام

جواب

سیئہ ہرگز نہین ہی یہ قیام	کہتے ہین اسکو حسن عالی مقام

وله

گویا حضرت آمنہ کا ہی حضور	اور حضرت کا یہ ہی وقت ظہور
اس ادب مین ہوگئے خود بے ادب	اس شناعت کو نہ سوچے اہی عجب
امر یہ پردے کا ہی مستور ہی	سامنے سب کے نہین منظور ہی

جواب

تیرہ سو جس واقعہ کو ہوگئے	سمجھے اوسکو تھین اب سامنے
جھوٹی تہمت اور پھر ترک ادب	اس شناعت کو نہ سوچے اہی عجب

وله

مرثیہ کی طرح ہی ہجو ملیح	جس مین سمجھے حسن ہی ہی وہ قبیح

جواب

آپ کا یہ فہم ہی سم کیا کہین	اختلاط عقل یا سودا کہین
فرق ہا باشد میان این و آن	مرثیہ حضرت کہان اور یہ کہان

وله

روشن اس بدعت مین ہی یہ روشنی	اور بنیٹے کی بھی ہی مینے سنی

جواب

روشن اس بدعت مین ہی یہ روشنی	آپ نے یہ بات بے معنی کہی
ہان بنیٹے اور سیلا دنبی	صاف ہی یہ افترا سے سفتری

وله

کیا کہون یہ دوستی کیسی ہی	دوستی تو بے خرد خود دشمنی

جواب

ہان وہان ترک حسد کن با جہان	ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان

ولہ

اس ہین منبر بھی کیا احداث ہی	اہل بدعت کی یہی میراث ہی
اک نہی خانہ ہوا ایجاد ہی	بدعت نو سے رکھی بنیاد ہی
رافضیون سے بھی یہ بڑھکر ہوے	ان کے نقشے دیکھہ کر وہ روگئے
کیا کہون انکی بھلا ہین بوجھہ پر	دل کے اندھے ہین نہین کچھہ سوجھتہ
دین ہین جو ہر کوی مختار ہو	جسکا جو دل چاہیے سو تیار ہو
کیا رہی پھر قید ارشاد رسول	جو رسالت ہو گئی سب کو حصول
جو محبت سے کرے جائز وہی	صاحب خانہ کی کیا حاجت رہی
سیکڑون خانہ غرض بنیاد ہون	اہل خانہ سے نہ گو آباد ہون
مذہب باطل ہوے جتنے غرض	اس سبھون کی تھی یہی اصلی غرض
چھوڑدی وہ قید جسکے تھے اسیر	ہوگیا ہر جاے ایجاد فقیر

جواب

اس ہین منبر گر کیا احداث ہی	اہل بدعت کی نہین میراث ہی
حضرت حسّان نے وصف مصطفیٰ	عین منبر پر پڑھا تھا برملا
خود وہان موجود تھے خیر الانام	نصب منبر مین رہا اب کیا کلام
بلکہ بہر اہتمام شان ذکر	آپ سے مروی ہی منبر آن ذکر
خوب مجلس مجلس مولود ہی	اسکا جو منکر ہوا مردود ہی
مجلس مولود کو دیتے رواج	کیون ہو اس ہین سینہ کا انتزاج

مجلس مولد حسن ہی ای جناب	کیون ہو پھر فعل حسن سے اجتناب
نصب منبر بھی جو ہو کیا باک ہی	عظمت ذکر نبی پاک ہی
بود در انجیل نام مصطفی	آن سر پیغمبران بحر صفا
بود ذکر حلیہ ہا و شکل او	بود ذکر غزو و صوم و اکل او
طائفہ نصرانیان بہر ثواب	چون رسیدندی بدان نام خطاب
بوسہ دادندی بدان نام شریف	رو نہادندی بران وصف لطیف
اندرین فتنہ کہ گفتم آن گروہ	ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ
ایمن از شر امیران و وزیر	در پناہ نام احمد مستجیر
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد	نور احمد ناصر آمد یار شد
وان گروہ دیگر از نصرانیان	نام احمد داشتندی مستہان
مستہان و خوار گشتند از فتن	از وزیر شوم رای و شوم فن
مستہان و خوار گشتند آن فریق	گشتہ محروم از خود و شرط طریق
مالک خوش خو امام مجتہد	تھے جو تعظیم نبی مین مستعد
آپ کے پاس ایک تخت خاص تھا	بہر تذکیر حدیث مصطفی
بیٹھتے اوس پر نہتے اسکے سوا	پھر کوئی گھر بھی جو ایسا ہو تو کیا
ایکہ دور از عشق احمد آمدی	گردگان حب و تو گنبد آمدی

ولہ

کرتے ہین ہر سال کفار و ہنود	اپنے یان شادی کنھیا کا ولود
اور نصاری مین یہی موجود ہی	حضرت عیسی کا جو مولود ہی
کرتے ہین وہ بھی بڑا دن سال مین	من تشبہ قوم ہین اعمال مین
حضرت عیسی بھی ہین بیشک نبی	ان کے بھی مولود کی ہی یہ خوشی

کس لیے الزام ہو اون پر بھلا	حضرت عیسی کا ہی یہ دن بڑا
بلکہ اول ہی بڑا دن چاہیے	اپنے یان لازم اسے ٹھہرائیے
حضرت عیسی کے ہونے سے امید	اسمہ احمد ہوئی سب کو نوید

جواب

لام ماضی کس طرح ساکن ہوا	من تشبہ آپنے کیون کر کہا
اور کچھ معنی بھی سمجھے ہین حضور	کس تشبہ سے ہوا بچنا ضرور
فرق ما بین لزوم و التزام	اس جگہ پر یاد رکھ اے نیکنام
کرتے ہین ہندو طواف ہولان	پھر طواف کعبہ نا جائز نہ جان
دین عیسی سے مجھے کیا واسطہ	کیون نصارا کی ہو لازم اقتدا
اعتراض ایسا جو تھا مد نظر	معترض ہوتے رسول اللہ پر
صوم عاشورا تو تھا فعل یہود	آپ نے پھر کیون کیا فعل یہود
ہر برس اس روزہ کو رکھا کیے	بلکہ اپنے کو احق فرما گئے
بدر گستاخی کسوف آفتاب	شد عزازیلی ز جرات رد باب
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق	گردد اندر وادی حیرت غریق

ولہ

حضرت ابراہیم بھی مرسل بڑے	اور ابو السلسلہ خلیل اللہ تھے
جد اعلی تھے رسول پاک کے	ہی ظہور احمدی اوس اصل سے
اونکا تھا مولود کرنا ضرور	حیف حضرت سے نہو اسکا ظہور

جواب

گر کسی باعث سے کیجے کوئی کام	ہو نہین سکتا ہے او سپر اون کا عام
روز عاشورا اگر روزہ رکھا	سید الکونین نے اے باصفا

۵ اس قسم کے تصرفات کچھ حدیث پر موقوف نہین بلکہ جسم ... اس شخص نے قرآن پڑھی ہے شیعہ پڑھایا ہی ... یہین ہی
۵ نفخ اوسکا ... جب لا سکے بجا ... اونہ عیز ... ہی کیا + تحقیق پڑھنے والا بھی کر سکتا ہی کہ یہ ترکیب غلط ہی معاذ اللہ ... غلط جملہ کا انتساب ... کی طرف ... ۱۲ منہ

آپ پر لازم نہین آتا کبھی ‏— روزہ ہاے نوح وابراہیم بھی
یعنی جس دن نوح نے پائی نجات ‏— یاکہ ابراھیم نے اےجا صفات

ولہ

حیف جس مین یہ محبت ہو تمام ‏— وہ کیا اصحاب نے کیوں نکرنہ کام
صدق سے صدیق نے یکسال بھی ‏— مجلس مولد وہان اصلا نہ کی
حضرت فاروق و ذوالنورین نے ‏— مرتضی اور حضرت سبطین نے
حیف اس ماہ ربیع کی سب بہار ‏— کھوئی اور مجلس نہ کی اون ایکبار
یا محبت مین کہو اونکی قصور ‏— یا عبادت مین کہو رکھتے فتور
اون مین یا ماہ ربیع آتا نہ تھا ‏— رسم بدعت یا کہو بھاتا نہ تھا
کوئی شق اس مین کرو تم اختیار ‏— چھوڑو بدعت یا ہو دل مین شرمسار

جواب

لغو سب تقریر ہی یہ آپ کی ‏— جسکو سنکر سبکو آتی ہی ہنسی
سال مین آتا تھا جب ماہ صیام ‏— حضرت فاروق کرتے تھے قیام
نعمت البدعۃ اوسے فرماتے تھے ‏— اور جماعت سے اوسے پڑھواتے تھے
صدق سے صدیق نے اک سال بھی ‏— اوسکی جانب کچھہ توجہ تک نہ کی
حیف اس ماہ مبارک کی بہار ‏— مفت مین ضائع ہوئی ہی بار بار
یاکہ روزے مین کہو اونکے قصور ‏— یا عبادت مین کہو رکھتے فتور
اونمین یا ماہ صیام آتا نہ تھا ‏— امر بدعت یا کہو بھاتا نہ تھا
کوئی شق اسمین کرو تم اختیار ‏— چھوڑو بدعت یا ہو دل مین شرمسار

ولہ

کہہ گئے یہ خاص ختم المرسلین ‏— ہو مخاطب جانب اصحاب دین

فانتم وابعدی ابا بکر و عمر	اہل سنت ہین اسی تقلید پر
فیکم الثقلین اسنے تارک	ہی مخالف فی الضلالۃ ہالک

جواب

جو مخالف ہی ضلالت مین ہی وہ	جو کہ دشمن ہی بطالت مین ہی وہ
جب ہوئی تخریج اسکی صاف صاف	منتسب کسکی طرف ہوگا خلاف
آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید ازوی رومتاب

وله

مجلس معراج جو دی ہی قرار	اس بیان مین اوسکو بھی کر لو شمار

جواب

ذکر معراج نبی بدعت نہین	ہوگا ذکر مصطفی بدعت کہین

وله

اہل دین رہتے ہین خود دائم بیان	ذکر حضرت مین ہمیشہ تر زبان

جواب

اہل دین رہتے ہین خود دائم بیان	مست ذوق حب شاہ مرسلان
پھر علامت حب کی ہی اکثار ذکر	ہی محب کے واسطے انوار ذکر
بزم مولد مجلس ذکر نبی ست	ذکر مجلس را بہ نزدت خوب نیست
ذکر کی مجلس کے ہین وہ مرتبے	پھرتے ہین جسکو فرشتے ڈھونڈھتے
ہی بہت مشہور فرمان خدا	ذکر میرا جسنے مجلس مین کیا
یا د کرتا ہون مین ایسے شخص کو	ایسی مجلس مین جو بہتر اوس سے ہو
اور جب یہ بات ثابت ہو چکی	شکر حق ہی ذکر میلاد نبی
اور شکر حق ہی ذکر حق ضرور	منکر اسکا عقل سے کوسون ہی دور

کیا رہا اب اس مین شک ای مدعی
بزم مولد بزم ذکر حق ہوئی

ولہ

پنج وقتی ذکر با بانگ بلند
ہی رسول اللہ کو بس دل پسند

ہی بیان وعظ حضرت کا سیر
جس سے ہو معلوم سبکو خیر و شر

درس قرآن و احادیث رسول
ذکر حضرت اس مین ہی بیشک حصول

جمعہ اور عیدین اس مین کیا ہین کم
جو کہ ہین ماہ ربیع ایسا وہم

جتنے ہین اعمال اسکے تمام
صدقہ و خیرات و صلوٰۃ و صیام

اجر ہین اس مین رسول پاک کو
خاص اونکو غیر ممنون اجر ہو

جواب

اہل دین ہین ذاکر فضل رسول
اسکے منکر ہین تمامی بوالفضول

مجلس مولود ہی ذکر سیر
کرتے ہو انکار جس سے سربسر

درس قرآن و احادیث رسول
مجلس میلاد مین ہی سب حصول

پھر جو کچھ رکھتے ہو عقل ذوفنون
اور اس سے بڑھکے مین کچھ کہہ چلون

وعظ ہو یا درس ہو یا ہو اذان
مین نے مانا ذکر ہین سب بیگمان

شکر مولد جو یہان مقصود ہی
وہ تو ان اذکار مین مفقود ہی

پھر بمحض مقتضاے حب جو ہو
ان سے کیا نسبت بھلا اوس ذکر کو

ان مین تو حیثیتین کچھ اور ہین
اور اوسکے اور ہی کچھ طور ہین

جو ربیع پاک کو ہی رابطہ
جمعہ و عیدین کو کیا واسطہ

کوئی نعمت جب کبھی واقع ہوئی
شکر مین اوسکے یہ تھا طور ہی

جو زمانہ مثل ہنگام وقوع
بعد ختم دور ادھر کرتا رجوع

بہر شکر حضرت پروردگار
کرتے تھے اکثر اوسی کو اختیار

ہان نظیر اسکی اگر منظور ہی	روزۂ دوشنبہ و عاشورہ ہی

ولہ

دشمن حق سے کرے جو دوستی	ہی پیمبر کا عدو وہ دوزخی
چھوڑ سکتے ہین نہین دنیاے دون	ہین نصاری کے یہان خود سرنگون
کب ہو ایسے شخص سے راضی رسول	گو کرے مولود سو وہ بو الفضول
لاتے ہین تعظیم کافر کی بجا	واسطے دنیاے دون کے بیحیا
جیفۂ دنیا کے طالب ہین کلاب	انسے کب خوش ہو رسول مستطاب
مجلسون مین جس قدر ہوتا ہی صرف	چپکے دو محتاج کو کیا اوسکا حرف
مجلس مولود کا ہی کاروبار	سنت نبوی سے ہو صد ننگ و عار
جو کہو مولود کر ڈالین ہزار	لیک وہ سنت نہ ہو ہو جسمین عار
ہو نہ بیوہ کا کبھی ثانی نکاح	ننگ لادین اس مین بد تر از سفاح

جواب

پوچھتا اہل خرد سے صاف ہون	منصفون سے چاہتا انصاف ہون
حب دنیا ہو کہ حب جاہ ہو	حاکمون سے یا کہ رسم و راہ ہو
یا نکاح بیوہ کا ہو مسئلا	بحث مین مولد کی اونکو دخل کیا
یا کرے جو بزم میلاد نبی	انمین کیا تخصیص ہی اوس شخص کی
چپکے کچھ دنیا کسی محتاج کو	خیر ہی یہ اس مین کیون انکار ہو
بزم مولد بھی ہی اک خیر عظیم	مستحق رحمت رب کریم
پر نہین ہی خیر مانع خیر کا	ایک کی خاطر چھٹے کیون دوسرا

جب ہمنے منکرین کی کیفیت اونکی تصانیف کا حال اودھیڑ کر پھینک دیا تو ہم نہین چاہتے کہ ان قل اعوذیون کے مقابلہ مین اکابر محدثین

یا اونکی عمدہ تصانیف کا ذکر کیا جاے - مگر ذہن مین یہ بات آتی ہے کہ کہین آپ یا
آپ کے حوارین کو یہ خیال نہو کہ اگر مجلس میلاد سنت حکمیہ ہوتی تو خواہ مخواہ محدثین اسکے
مجوز ہوتے اونکے فتاوی یا رسائل یا کتب مین اوسکے جواز کا ذکر ہوتا یا خاص مولود کے
رسالے لکھے ہوتے اس لیے بمجبوری چند اکابر دین کی تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہان
ملاحظہ فرمائیے - فتوی حافظ ابو الفضل بن حجر عسقلانی - رسالۂ علامۂ سیوطی بجواب
فاکہانی - الانوار و مصباح السرور و الافکار فی مولد النبی المختار تصنیف علامۂ ابو الحسن احمد
ابن عبد اللہ البکری - کشف الظنون مین ہے ہو کتاب جامع مفید جمعہا البقری فی شہر
ربیع الاول - الدر المنتظم فی مولد النبی الاعظم تصنیف علامۂ ابو القاسم محمد بن عثمان اللولوی
الدمشقی - مصنف علامہ نے اسکو مختصر کر کے اللفظ الجمیل لمولد النبی الجلیل نام رکھا -
المولد الروی فی مولد النبوی تصنیف ملا علی قاری - موعد الکرام لمولد النبی علیہ السلام
تصنیف شیخ برہان الدین ابراہیم جعبری - مولد نبی علیہ السلام ترکی منظوم سلیمان بروسوی
یہ سلطان یلدرم بایزید کے استاد تھے بلاد روم مین ایسے منظوم کو پڑھتے ہین بہت لوگون
نے اگرچہ منظوم کیا مگر اسکی مقبولیت کو کوئی منظوم نہ پونہچا - جامع الآثار فی مولد النبی
المختار تصنیف علامۂ شمس الدین محمد حافظ بن ناصر الدین دمشقی اسکی تین جلدین ہین -
المولد الصادی فی مولد الہادی - اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق انہین کی تصنیف ہے
التعریف بالمولد الشریف تصنیف علامۂ حافظ ابن جزری - پھر علامہ نے اسے مختصر کر کے
عرف التعریف بالمولد الشریف نام رکھا - در منتظم تصنیف علامۂ شیخ محمد بن عثمان -
پھر علامہ نے اسکو مختصر کیا - سید عفیف الدین نے چند مولود جمع کیے - کتاب مولود
علامۂ برہان محمد ناجی - فتح اللہ حسبی و کفی فی مولد المصطفی تصنیف شیخ ابو الصفا -
مولود منظوم علامۂ شمس دمیاطی جنکو ابن السیناطی کہتے ہین - ارجوزہ علامۂ
برہان بن یوسف قاقوس اس مین چار سو بیت ہین - رسالۂ مولود حافظ زین الدین

عراقی ایک جزو کا رسالہ ہی۔ رسالہ مولود حافظ سخاوی یہ بھی ایک جزو کا رسالہ ہی
النفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ تصنیف علامہ مجد الدین ابی طاہر محمد بن یعقوب فیروزآبادی
شیرازی۔ رسالہ علامہ ابن جوزی۔ رسالہ مولود علامہ حسن بن عبد الکریم شافعی مدنی المشہور
بجعفر برزنجی یہ رسالہ مشہور و متداول و مقبول طبائع خاص و عام ہی جسکی شرح فتح اللہ العلیم
الستار البنجی ہی کچھہ انھین پر منحصر نہین ہی بہت محدثین نے اس طرف توجہ فرمائی ہی
جنکا ذکر باعث تطویل ہی۔ ہندوستان مین علامہ حافظ منیر احسن علی محدث لکھنوی و
مولانا شاہ سلامت اللہ بدایونی رحمہما اللہ تعالی نے مولود کے رسالے لکھے۔ بہت
بہت سے لوگون نے توجہ فرمائی مگر ہنوز احتیاج اس امر کی باقی ہی کہ کوئی رسالہ جامع حاوی
روایات صحیحہ زبان اردو مین لکھا جاوے۔ اس تصنیف مین ایسا شخص اپنے بے بہا وقت کو
صرف کریگا جو ازل مین اس خدمت کے انصرام پر موفق ہوا ہی۔ باقی رہے محدثین
مجوزین میلاد جنکے خاص رسائل میلاد کے ہماری نظر سے نہین گذرے یا کسی کتاب مین
اوسکا ذکر نہین دیکھا اونکا حصر نہین ہوسکتا بعض کے نام نامی تو آپ نے منکرین مین
لکھدیے ہین جسکا حال ہمنے عرض کیا مابقی کے اسمائ گرامی کا لکھنا باعث طوالت ہی۔ اس لیے
اس موقع پر اس قدر گذارش کرنا کافی سمجھتا ہون کہ اگر بمقابلہ حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن
اسمعیل المعروف بابی شامہ شیخ امام نووی و علامہ شہاب الدین بن حجر مکی ہیتمی۔ جو مجوزین
سے ہین۔ آپ کسی منکر کا نام لے سکتے ہین بسم اللہ۔ خیر اس سے بھی گھٹا کر ہم
کہتے ہین کہ آپ کسی ایسے عالم کا نام لیجیے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجوز میلاد
نبوی کے ہم پایہ ہو۔ قصہ مختصر اگر چراغ ہاتھہ مین لیکر ڈھونڈھیے تو کوئی حافظ
محدث منکر نظر نہ آئیگا۔ ایرے غیرے اگر لاکھہ بکین یا اپنا دماغ جاٹین تو اونکی سنتا
کون ہی عوام کالانعام کے اقوال نہ ہماری نظر مین کسی قسم کی وقعت رکھتے نہ
اونکے کہنے سننے سے ہم محدثین مجتہدین کو مبتدع و ہوا پرست کہہ سکتے ہین۔ اچھا اگر وہ

مبتدع ہین تو اونکی اسانید اونکی تحقیقات و تصنیفات کو نامقبول سمجھیے پھر دیکھیے
علم حدیث کو اسسے کس قسم کا گزند پونہچتا ہی - جس طرح شیعون کے مناظرہ مین ہم لوگ
صحابہ کرام کا نام لیتے ڈرتے ہین کہ کہین وہ گستاخی سے نہ پیش آئین - اسی طرح
وہابیون کے مقابلہ مین محدثین و مجتہدین و شیوخ طریقہ کے ذکر سے دل گھبراتا ہی
کہ وہ اونکی جناب مین بے ادبی نہ کر بیٹھین - آپ ملاحظہ فرمائین کہ جب بحث
بدعت کے حسن و قبیح مین پڑی اہل حق کیطرف سے حضرت عمرؓ کے قول سے
استناد ہوا بعض حضرات کس گستاخی سے پیش آئے چنانچہ اس مقدمہ مین صباح الحق
الصریح عن احکام المحدث الحسن والقبیح کی عبارت جو سابقا لکھی گئی ہی آپکے ملاحظہ سے
گذری ہو - ایک صاحب لکھتے ہین بعد اسکے نوین صدی مین ابن جزری کی
بدولت اوسکے جواز نے رواج پایا اوسکے بعد سخاوی اور سیوطی وغیرہما بطور
بھیڑ چال کے متبع بن جزری کے ہوتے رہے کیا بھیڑ چال عرف مین دشنام
زشت نہین ہی - کیا بھیڑ چال بے سمجھے بوجھے بے تحقیق کی جگہ مستعمل نہین ہی -
خیر آپ نے کسی کا نام لیکے صاف صاف گالیان اگرچہ نہین سنائین مگر گول گول
تقریر سے تمام مجوزین کو مبتدع و ضال تو ٹھہرا دیا یہ گالی نہین تو کیا ہی آپنے محدثین کے
مقابلہ مین صاحب راہ جنت و صاحب راہ سنت و صاحب تفہیم المسائل کو پیش کیا
کیا اس سے آپ کو توہین مقصود نہ تھی - ہم ان منکرین سے مولوی کرامت علی جونپوری
مولوی مظہر کریم لکھنوی مولوی کریم اللہ دہلوی مولوی فرید الدین دہلوی کو بدرجہا
قابل و ذی علم سمجھتے ہین - ہمنے فرض کیا کہ آپ لوگ امیر نواب صاحب خطاب
ڈپٹی کلکٹر ہین ہم غریب محتاج پریشان حال - پھر کیا اس سے آپ لوگ چھیڑ
کھڑے ہوکے موتین گے - ہمارے اکابر کو برا بھلا کہہ کے ہمارا دل دکھائینگے
اور ہم چپکے سنتے رہینگے - اگر ہم آپ سے مانگنے جائین آپ جو کچھ چاہیے فرمائیے -

بیٹھے بٹھائے کیون برا بھلا کہتے ہین - آپ جانتے ہین کہ جب آپ لوگ ہر مجمع و محفل مین ہم لوگون کو مبتدع اہل ہوا فاسق فاجر کافر مشرک کہنے لگے ہم لوگ علیحدہ ہو بیٹھے پھر آپ لوگونکی طرف سے رسالون کی بھرمار شروع ہوئی ہزارون کلمات ناشایستہ نظر سے گذرتے رہے مگر سکوت کرتے رہے - آخر بے باکی کا کچھ ٹھکانا ہی اب امام اعظم علیہ الرحمہ کی نسبت کسقدر گستاخی کے کلمات چھپ رہے ہین - رسالہ ظفر المبین ملاحظہ فرمائیے پھر کہان تک دست بدست بیٹھا دیکھا کرون ~~

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر آئے کیون — رو وینگے ہم ہزار بار ہمکو کوئی ستائے کیون

آگ بھڑک گئی جب تک اچھی طرح پانی چھوڑا جائے بجھہ نہین سکتی مجبوراً ہمنے بھی جوابا قلم کو اوٹھایا - ایسے پر شور وقت مین حفاظت خود اختیاری ضرور چاہیے سر دست آپ کی عالی خدمت مین اسی قدر لکھنا کافی سمجھتا ہون کہ آپ آخر رسالہ مین لکھتے ہین غرض کہ ذکر اذکار ماثورہ عبادت حسن لذاتہ ہین اور ذکر میلاد حضرت خیر البشر علیہ الف الف صلوات کا منجملہ اذکار ماثورہ سے ہی - اور جب شامل ہون یہ بدعات کہ تو قبیح لغیرہ ہونگے مثل صوم ایام محرمہ للصوم کے کہ فی نفسہ صوم عبادت حسن لذاتہ ہی - اور قبیح لغیرہ بسبب رکھنے اوسکے کے ایام محرمہ للصوم مین ہی - اب جب اس قبیحہ سے وہ خالص ہوگیا وہی حسن اوسمین باقی ہی ایسے ہی ذکر میلاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فی نفسہ حسن و محمود و عبادت ہی جب شمول بدعات قبیحہ کا اسمین ہوگیا وہی قبح اوسمین آگیا اور ہوگیا یہ قبیحہ لغیرہ پھر جب وہ اون بدعات محرمہ سے خالص ہوگیا وہی حسن اوسکا اوسمین باقی ہی - سو مومن پاک عقیدہ والے کو لازم و واجب ہی کہ ذکر میلاد حضرت خیر البشر کو کہ عبادت ہی کے طور پر اوسکو کیا کرے یعنی جیسے اور عبادت مین مثل نماز و روزہ و تلاوت قرآن مجید حدیث شریف و ذکر و وعظ و نصیحت وغیرہ کے اسکا بیان کیا کرے بلا کسی تعیین اور تخصیص

خاص کے بموجب الدین النصیحہ کے کہ لوگونکو حضرت کا احوال خیر مآل سنانا اور اونکو اوسپر آگاہ کرنا اور اوسپر رغبت دلانا مقصود شارع علیہ السلام کا ہی۔ فہذا ہو المدعی اور عکس اوسکا موجب خسران و وبال کا ہی انتہی ملخصاً بقدر الحاجۃ۔ الحمد للہ کہ مخاطب کے دل پر ہماری تحریر کا اس قدر اثر تو ہوا کہ ذکر میلاد کو منجملہ اذکار ماثورہ کے سمجھا۔ ؎

چمن سینچا ہے یہانتک باغبان نے خون بلبل سے / کہ آخر رنگ ہوکر پھوٹ نکلا چہرہ گل سے

ہم بھی تو یہی کہتے ہین کہ ذکر میلاد منجملہ اذکار ماثورہ ہی جو بدعات مذمومہ سے خالی ہو وہ حسن لذاتہ اور عبادت ہی بدعات مذمومہ کے امتزاج سے قبیح لغیرہ ہو جائیگا۔ اگر یہی بات پہلے کہی ہوتی تو مجھے اسقدر سمجھانے کی ضرورت کیون داعی ہوتی۔ انصاف کیجیے کہ رسالہ کا نام صریح کہے دیتا ہی۔ کہ حضرت مخاطب نفس مجالس ذکر میلاد کو برا سمجھتے ہین۔ آپ نے بدعت کی بحث مین ناحق جزو کا جزو سیاہ کیا۔ مجلس میلاد مین جو لوگ بدعت مذمومہ شریک کرتے ہین آپ کو اون بدعات کا بیان کرنا تھا پھر اوسکی قباحت بیان فرماکے لوگون کو روکنا تھا پہلے تو آپ نفس مجلس کو بدعت کہتے آئے اب سنبھل کر اوسے منجملہ ادعیہ ماثورہ فرماتے ہین۔ ؎

کی میرے قتل کے بعد اوسنے جفا سے توبہ / ہائے اوس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

آپ ہی انصاف فرمائیے کہ جو شخص نماز بے طہارت یا بدون تعدیل ارکان کے پڑھتا ہو نماز کے شرائط و مفسدات صلوۃ اوسکو سمجھائے جائینگے یا نفس نماز کی حرمت بیان کی جائیگی۔ اگر آپ سچ مچ نفس میلاد کو جو بدعات سے خالی ہو منجملہ اذکار ماثورہ سمجھتے ہین۔ تو پھر آپنے سنداً ایسے لوگون کا نام کیون لکھا جو مجلس میلاد کے نام سے جلتے ہین۔ جیسے مولوی بشیر الدین قنوجی وغیرہ کیا آپ اونکے عقائد اور اونکے حالات سے واقف نہین ہین۔ یون تجاہل تو امر آخر ہی۔ خیر بعد خرابی بصرہ آپکو نام کی اصلاح کا خیال تو آیا۔ قرۃ العیون مین آپ نے رسالہ کا نام یون

تحریر فرمایا۔ مرۃ سنۃ السنیہ من الدلائل قویہ فی دفع ظلمۃ مجلس المولدیۃ۔ بہیئتہ الکذائیہ
نام لیٹھے بھر کا سہی بے معنی سہی مگر ہیئتہ کذائیہ کی قید تو لگی ہی۔ یہ کہنے کا موقع تو ہی کہ
ہم نفس مجلس کو برا نہین کہتے۔ مگر اسمین بھی قنوجی کا مذکور ہی یہ نہ سمجھے کہ میرا
مقصود کیا ہی اور نام کسکا لیتا ہون۔ ایک مچھلی تالاب کو گندہ کرتی ہی۔ اگر آپ
اس دعوی مین صادق ہوتے تو بے شک ان لوگون سے دامن کشان
ہوجاتے اس سازش سے تو دال مین کالا نظر آتا ہی ؎

ولائل الحب لایخفی علی احد　　　　کحامل المسک لایخفی اذا عبقا

بہرحال یہ ہماری محنت کا اثر ہی جو آپ کے مونھ سے مجلس مولد کو عبادت کہلا دیا
خاص اس بیان مین آپ کو ہم سے کچھ خلاف نہین ہمارا مقصود بھی یہی ہی جو آپ کہتے ہین ؎

وادی مجنون مین او لیلی جو رکھیگی قدم　　　　نالۂ زنجیر نکلے گا تری خلخال سے

یا یہ معجزہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ ایسے منکر کے منہ سے حق کلمہ
کہلا دیا فنومن بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وبمعجزاتہ۔ جب اس تحریر سے یہ بات ثابت
ہوگئی کہ آپ بھی مجلس مولد کو جائز سمجھتے ہین بشرطیکہ منہیات سے پاک ہو تو پھر ہم
آپ کیون جھگڑنے بیٹھین مین سنتا ہون کہ آپ کو بھی دعوی حنفیت ہی اور آپ کو بیشتر
مسائل مین علمائے ہند سے خلاف ہی۔ تو پھر آیئے ہم آپ بالاتفاق خم ٹھوک کے مخالفین سے
مقابلہ کا اشتہار دیدین۔ ہم لوگ ناحق آپس مین کیون لڑکر زخمی ہوجائین۔ آپ ذی
ثروت ہین آپ سے دین کو خاصی مدد پہنچیگی۔ خدا کی قسم یہ بات ہم اپنی نیک نیتی سے
بلحاظ مصلحت وقت عرض کرتے ہین جیسے آپ بھی اچھی طرح سمجھ سکتے ہین ماننے نہ ماننے کا
آپکو اختیار ہی۔ ہم آپ سے اپنی گلو خلاصی نہین چاہتے نہ ہمین فی ذاتہ آپکے مقابلہ کی کچھ پروا ہی
الحمد للہ کہ یہ زمانہ جیسا ہی اکابرین مجوزین میلاد سے خالی نہین۔ جامع البرکات حضرت
مولانا حافظ ابو الحسنات محمد عبد الحی حنفی محدث لکھنوی مجدد مائۃ ثالث عشر سے اس زمانہ کو

شرف عظیم حاصل ہے پھر ایسے وقت مین ہر کس و ناکس کا کام نہین جو انکار کا دم مارے

نوبت سعدی کہ مبادا کہن — شرم ندارد کہ بگوید سخن

مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک فتوی مورخہ جمادی الاولی ۱۲۹۵ ہجری میرے پاس موجود ہے اوس مین تحریر فرماتے ہین- ذکر مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک فرد ہے افراد وعظ سے اگر روایات صحیحہ اور منکرات شرعیہ وتخصیصات عرفیہ سے خالی ہو تو مستحسن اور موجب زائد ثواب ہے سیوطی اور ابن حجر مکی اور ابن حجر عسقلانی اور ابو شامہ اور قسطلانی اور زرقانی وغیرہ نے تصریح اوسکی کی ہے- اور اول بدعت ذکر کو فاکہانی نے تحریر کیا مگر علما جو بعد اونکے آئے انھون نے انکار او بوجہ احسن کر دیا- فجزاہم اللہ جزاء خیرا انتہی- مولانا ایسی فصاحت وبلاغت سے بیان مولود کا فرماتے ہین کہ ما شاء اللہ ما شاء اللہ حیدرآباد دکن مین جو اتفاق فرو ہوتے تھے مجلس مین ہزارون آدمیون کا مجمع ہوتا تھا ہر طرف سے صدا صل علی صل علی آتی تھی جب سے لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین اکثر مجالس مین آپ بیان فرماتے ہین- فبارک اللہ تعالی فی عمرہ-

اس محل پر ہم جناب مولانا محمد عبد القادر بدایونی سلمہ اللہ تعالی کو نہین بھولتے جب ہندوستان مین کچھ کچھ انکار پھیل چلا مولوی مظہر کریم مرحوم نے مجموعہ غایۃ المرام فی تحقیق المولد والقیام چھپوایا حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ بدایونی قدس سرہ نے اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام کی تصنیف مین اپنا بے بہا وقت صرف کیا- علماے لکھنؤ رفع اللہ شانہم نے جواب استفتا شائع کیا- پھر انکار کی آگ بھڑک اوٹھی منکرین نے متعدد رسالہ چھاپ کے مشتہر کیے- پھر مولانا محمد عبد القادر صاحب کا کام تھا جنھون نے اپنی فوائی تحقیقات سے اس شعلہ جوالہ کو بجھایا منکرین سے فارغ خطی لکھوالی- مولانا اپنا تمام وقت مخالفین کے شبہات کے جواب مین صرف فرماتے ہین فجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء-

اگرچہ ہنوز مجھے بہت کچھ کہنا تھا لیکن آپ کی رعایت سے اس رسالہ کو تمام کیا چاہتا ہون

لکم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک ست — بار گہر نمی کشد این تار نازک ست

خداوند کریم بمقتضاے اپنی عنایت خاص کے میری سعی مشکور فرمائے- اور مجھے اپنے حبیب کے کفش بردارون مین محشور فرمائے

خشنودیش بیک نظر کافی بود لیکن چہ می بینم — کجا این دل کہ من دارم قبول آن نظر افتد

سلام بر حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ الی یوم القیام

سلام ای خداے زمین و زمان — نثار سر سید مرسلان
سلام مسلسل چو زلف پری — نثار سر جبہۂ پیغمبری
سلام ای صفا خیز آب حیات — فداے جناب شہِ کائنات
سلام ای دواے دل دردمند — سلام ای شب افروز چرخ بلند
سلام ای شفا بخش درد نہان — سلام ای مسیحاے دل خستگان
سلام ای گل گلشن مصطفا — سلام ای نسیم بہار صفا
سلام ای سفر کردۂ لامکان — سلام ای مکین دل عاشقان
سلام ای خدا سے میرے عذر خواہ — سلام ای مرے تم شفیع گناہ
سلام ای مرے درد کے چارہ ساز — مرے روح پرور مرے دلنواز
سلام ای رسول فلک بارگاہ — مرے بندہ پرور مرے بادشاہ
سلام ای سحاب مطیر کرم — کریم السجایا جمیل الشیم
سلام ای تجلی نورِ قدم — نبی البرایا شفیع الامم
سلام ای حبیب خداے علیم — قسیم جسیم نسیم وسیم
سلام ای شہ روز امید و بیم — شفیع مطاع رؤف رحیم
سلام ای رسول خداے کبیر — سراج نبی بشیر نذیر
سلام ای نبی بلیغ و فصیح — حسین جمیل صبیح ملیح
سلام ای دلیل رہ مستقیم — حبیب جلیل خلیل کریم
سلام ای امام نبی و ولی — نقی تقی صفی و وفی
سلام ای در تاج دین اسلام — سلام ای سر مرسلین السلام
سلام ای مرے پیشوا السلام — سلام ای مرے مقتدا السلام

سلام اے حبیب خدا السلام — سلام اے شہ انبیا السلام
سلام اے دل عاشق خستہ دل — نہ رکھے ماسوا مین مجھے پابہ گل
مئے عشق سے اپنے سرشار کر — نہ بھر کچھ رہے پاؤ سر کی خبر
یہین و یسار و درون و برون — بس ایک آپکا جلوہ دیکھا کرون
کرون جس طرف چشم نمناک وا — نظر کچھ نہ آئے تمھارے سوا
تڑپ کر نہ حسرت سے ہرگز مرون — تمھین دیکھتے دیکھتے جان دون
لحد تک تمھاری محبت کے ساتھ — چلا جاؤن دنیا سے راحت کے ساتھ
یہ جلوے تمھارے جو گھیرے رہین — نہ کونے لحد کے اندھیرے رہین
نہ ہرگز کبھی ہو نشہ عشق دور — وہان بھی رہون مین محبت مین چور
قیامت کے دن جب اٹھون خاک سے — لپٹ جاؤن بس دامن پاک سے
نہ جنت کی خواہش نہ دوزخ سے ڈر — رہے آپ کا جلوہ مد نظر
سوا اسکے کیا آرزو ہو بھلا — علیک الصلوۃ اے نبی الوریٰ

تمت الرسالة

تقریظ مولوی محمد اسعد صاحب سکندرپوری

الٰہی تیرا شکر کس زبان سے ادا کرون تو نے مجھے بدعت و شرک سے بچایا۔ اپنے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کفش بردار بنایا۔ جنکی اطاعت تیری محبت ہے۔ اور جنکی فرمان برداری عین عبادت۔ بعد ازین فقیر حقیر محمد اسعد سکندرپوری ارباب دین واصحاب یقین کی خدمات عالیات مین عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ مین جس قدر مجلس میلاد کا رواج بڑھتا جاتا ہے منکرین جلتے ہین۔ ذکر مبارک کو سن سن کر معاندین کے قلوب

قاسیہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہین - جب سنتے ہین کہ آج مسلمانون کے
مجمع مین آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر ہو رہی آگ بگولا ہو جاتے ہین -
آتش غیظ وغضب مین جل بھن کر ہزارون گالیان سناتے ہین -
جب حامی دین ظل اللہ فی الارضین سلطان ابن السلطان وخاقان
ابن الخاقان حضرت مولانا سلطان عبد الحمید خان ادام اللہ سلطنتہ کی
مجلس میلاد کی دھوم دھام سن پاتے ہین - دل افسردہ خاطر پژمردہ سے
آہ کھینچکر روتی صورت بناتے ہین - جب مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادہما اللہ تعالی
شرفا وتعظیما کے مجالس میلاد کا ذکر ہوتا ہی - دل پاش پاش کلیجہ مین
ناسور ہوتا ہی - کبھی ان بلاد طیبہ کی توہین کی جاتی ہی - کبھی محدثین و اکابر
دین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی خبر لی جاتی ہی - خصوصا جب سے منکرین بلاد
محترمہ سے نکالے گئے - منکرین کی طرف سے مجلس میلاد مین رسالے پر
رسالے چھپنے شروع ہوے - مگر الحمد للہ مسلمانون نے جواب ترکی بترکی دیا -
خم ٹھوک کر معاندین سے مقابلہ کیا - کوئی رسالہ منکرین کا ایسا نہوگا جسکا جواب نہ دیا گیا -
کوئی منکر ایسا نہین جسکا مقابلہ نہ کیا گیا - ملاحظہ فرمائیے جب رسالہ مرءة السنة السنیة
لرؤیة قبح مجلس المولدیہ جناب مستطاب معلی القاب متبع سنت سید المرسلین امام المتکلمین
حضرت مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری کی نظر سے گذرا باوجود ضیق فرصت
کے چند روز مین اوسکا جواب صواب تحریر فرمایا - اور اعلاء حکمة اللہ کے
لیے مطبع مصطفائی مین باہتمام خان والاشان جناب محمد عبد الواحد خان
سلمہ اللہ المنان چھپوایا - فجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء بحرمة سید الانبیاء - کہان
ہین مشتاقین ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بسم اللہ تشریف لائین اور
اس رسالہ ملکوتی کو ابتدا سے انتہا تک شوق سے ملاحظہ فرمائین +

قطعهٔ تاریخ طبع از مولوی ولی الحسنین صاحب سکندرپوری

گشت تصنیف بہ میلاد نبی　　این کتابی که نه دیدست و شنید

نقطه اش غیرت عقد پروین　　صفحه اش رشک ضیاے خورشید

فکر کردم پئے سال طبعش　　گفت دل فتنهٔ عالم خوابید ١٢٩٩ھ

قطعه تاریخ طبع از مولوی وصی الحسنین صاحب سکندرپوری

وه چه خوش گشت کتابی مطبوع　　که به توصیف قلم شد قاصر

گشت منظور چو سال طبعش　　هاتف غیب بمن شد ناصر

سر اعدا ببرید و فرمود　　این کتابی ست عجیب و نادر ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از شیخ محمد عبد العزیز صاحب سکندرپوری

یہ اوس تحریر کا ہی حق تحریر　　جو ہی تردید کو دنیا مین موضوع

لکھا مینے بھی سال طبع اوسکا　　کلام مستند تالیف و مطبوع ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از شیخ محمد عبد الاحد صاحب سکندرپوری

جواب مین یہ رسالہ تو لاجواب ہوا　　نہین زبان وہ قلم مین کہ کیجیے تعریف

سروش غیب نے تاریخ طبع مجھ سے کہی　　وکیل احمد یکتاے عصر کی تصنیف ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از حکیم محمد عبد القدوس صاحب سکندرپوری

فاضل اکمل وکیل احمد که هست　　ندرو مانندش نیابی بزمین

گفت رشک مہ چہار وشش کتاب / زد منور گشت ایوان یقین
از سر انصاف گفتم ای طبیب / سلک گوہر زیر ہر ہر سطر این
١٢٩٩ھ

قطعۂ تاریخ طبع از شیخ محمد ظہور الحسن صاحب سکندر پوری

منکر کے رد مین یہ جو رسالہ لکھا گیا / لاریب لاجواب ہے بیشک ہے بیمثال
تاریخ طبع کی جو ہوئی فکر طبع کو / تردید ہے نفیس نہایت لکھا یہ سال
١٢٩٩ھ

قطعۂ تاریخ طبع از مولوی محمد اسعد صاحب سکندر پوری

وحید عصر حکیم وکیل احمد نے / جواز مجلس میلاد کی لکھی ہے دلیل
عجب کتاب ہے کہتے ہین دیکھ کر منکر / کہ منکرون کو اب انکار کی نہین ہے سبیل
عبث پڑے ہین تعصب مین حق یہ ہے واللہ / ہر ایک بات کو اب مان لیجیے بے قیل
یہ سال طبع لکھا مینے رو بہجت سے / سخن شناس کے آگے جواب ہے یہ جلیل
١٢٩٩ھ

قطعۂ تاریخ از منشی غلام محمد غوث صاحب المتخلص بہ منیر برادر زادۂ قاضی ارتضا علی خان مرحوم

بمیدان رد آن فضیلت مآب / کمیت قلم را خوشا بر جہاند
چہ تصنیف کردست نادر کتاب / بسا فتنۂ دین احمد نشاند
کتابے کہ از منصفین جہان / پسندش نمودہ ہر انکس کہ خواند
بہ تردید اقوال اہل خلاف / چہا دعوی حق بکرسی نشاند
چو بودم پے فکر تاریخ او / کہ از غیب ہاتف سنش این سراند
بقطع سر اہل انکار گفت / بدست زمین یادگار تو ماند
١٢٩٩ھ

قطعۂ تاریخ طبع از شیخ محمد وجید صاحب سکندرپوری

چون در رجوا از مجلس میلاد شد رقم | برجستہ بہر منکر میلاد این کتاب
تاریخ طبع فکر نمودم سروش گفت | فوق رنگ منکرین زمین شد بدین جواب ١٢٩٩ھ

غزل نعتیہ از مولوی وصی احسنین صاحب سکندرپوری

مطلع انوار ہی روے جناب مصطفیٰ | فرد ہی گر بیت ابروے جناب مصطفیٰ
کیا شمیم جان فزا ہی ہر طرف پھیلی ہوئی | تختۂ فردوس ہی کوے جناب مصطفیٰ
ہی وہی محراب طاعت کیون نہ ہم سجدے کرین | کعبۂ ایمان ہی ابروے جناب مصطفیٰ
ہند مین کب تک تری آوارگی سرگشتگی | چل دل دیوانہ چل سوے جناب مصطفیٰ
کسکی منت کیجیے کسکے تصدق ہوجیے | کون دکھلاے ہمین روے جناب مصطفیٰ
تشنہ کامی قیامت مین مجھو کے لیے | کوثر و تسنیم ہی جوے جناب مصطفیٰ
اے وصی درگاہ باری مین یہی کہنا دعا | جان نکلے دیکھہ کر روے جناب مصطفیٰ

غزل نعتیہ از مولانا حکیم محمد عبد العلیم صاحب سکندرپوری متخلص آسی

یوسف سے سیکڑون ہین خریدارِ مصطفیٰ | مثل مسیح لاکھون ہین بیمارِ مصطفیٰ
موسی کیطرح غش ہین خریدارِ مصطفیٰ | ہی برق طور گرمی بازارِ مصطفیٰ
بس کان وہ سنے ہون جو گفتارِ مصطفیٰ | آنکھین وہی جو دیکھی ہون دیدارِ مصطفیٰ
پیش نظر نہین گل رخسارِ مصطفیٰ | نالان نہ کیون ہون بلبل گلزارِ مصطفیٰ
جو ذرہ ہی وہ مشرق خورشید حشر ہی | ہر جزو کل ہی مظہر انوارِ مصطفیٰ
جو حامل حدیث ہوا جبرئیل ہی | گویا خدا کی بات ہی گفتارِ مصطفیٰ

اب ہمسری کسی کی کہان اے عرش اتی ہی | اپنا ظہور خاص ہی اظہارِ مصطفیٰ
اپنی نظر مین آپ در آنا محال ہی | گھیرے ہوا ہی جلوۂ انوارِ مصطفیٰ
کیا سر بلند آپکو اللہ نے کیا | ہی نور غیب طرۂ دستارِ مصطفیٰ
پونجی تو غیر نقد گنہ ہاتھہ مین نہین | بازار حشر مین ہون خریدارِ مصطفیٰ
جل بھن کے خاک ہوگئے دلمین ہوائے غیر | اے آبروئے شعلۂ رخسارِ مصطفیٰ
ممکن نہین کہ شاہد وحدت ہون جلوہ گر | جب آنکھون پہ ہو پردۂ انکارِ مصطفیٰ
تاریکی لحد سے دہلتے ہین عمر بھر | ہر گوشۂ لحد مین ہی انوارِ مصطفیٰ
حال درون پردہ ز رندان مست پرس | ہی اہل صحو حافظ اسرارِ مصطفیٰ
الکن زبان نرگس گلشن سے یہ سنا | اچھا وہی ہی جو کہ ہی بیمارِ مصطفیٰ
قابل درود پڑھنے کے ہین لب سکے جیسے | آسی ہی بلبل گل رخسارِ مصطفیٰ

ولہ

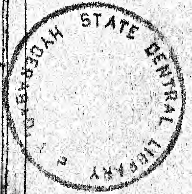
کہان گل ہی کہان روئے محمدؐ | کہان سنبل کہان موئے محمدؐ
دل صد چاک ہین مانند شانہ | رچی ہی بوئے گیسوئے محمدؐ
شہادت گاہ کو فردوس سمجھا | شہید تیغ ابروئے محمدؐ
دم جان بخش اعجاز مسیحا | نسیم گلشن کوئے محمدؐ
ہی کیا رحم وکرم بندون پر اپنے | خدا سے ملتی ہی خوئے محمدؐ
نہ چھائی مشت خاک اپنی کسی نے | ہی دل ہی مین یہ کوئے محمدؐ
ہی عالم آہن و آہن ربا کا | کھچا جاتا ہی دل سوئے محمدؐ
حیات جاودان پاتا ہی آسی | قتیل چشم جادوئے محمدؐ

ولہ

دل شیدا ہی بیمارِ محمدؐ | اسیر زلف خمدار محمدؐ

جو داغ دل ہی چشم آرزو ہی — غضب ہی شوق دیدار محمد
عزیز مصر دل کہتے ہین اوسکو — ہی یوسف بھی خریدار محمد
اگر مردہ سنے زندہ ہو دم مین — دم عیسی ہی گفتار محمد
بچھا جاتا ہی دل قدمون کے نیچے — یہ ہی انداز رفتار محمد
سدا جسکو بہار بے خزان ہی — وہ ہین گلہاے رخسار محمد
دم نزع آئے جان آنکھون مین جسدم — خدا دکھلاے دیدار محمد
گھلے کب تک تپ فرقت سے یارب — علیل چشم بیمار محمد
مدینہ ہو مرا مدفن الٰہی — رہون مین زیر دیوار محمد
خریداران یوسف کا ہی دل سرد — یہ ہی گرمی بازار محمد
محمد ہین خدا کے عاشق زار — خدا ہی عاشق زار محمد
پھر آئے دم مین عرش کبریا سے — یہ ہی اعجاز رفتار محمد
نہین اپنے گناہون کا مجھے غم — مین آسی ہون گنہ گار محمد

خاتمۃ الطبع



بعد حمد و ثنا متوافر و شکر و احسان متکاثر خداوند کریم رب العالمین و نعت و مدح خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین کے چونکہ اس زمانہ پرفتنہ و فساد مین کہ شریعت محمدیہ کو ہر شخص چاہتا ہی کہ ایک ایک نیا طریقہ و روپہ اپنی اپنی خواہش موافق نکال کے بگاڑے اور بیچارون عوام کو راہ راست سنت و جماعت سے بہکاوے اور بے راہ کرے خصوصا فرقہ وہابیہ لہذا ان دنون رد مین ایسے لوگون کے ایک رسالہ کہ نام اوسکا سیجیہ رضیہ تصنیف و تالیف حکیم مولوی وکیل احمد صاحب کا کہ بہت مفید اور دو چیز ہی مطبع مصطفائی مین کہ واقع محلہ ونگر زیر اکبری دروازہ من محلات شہر لکھنو ہی باہتمام محمد عبد الواحد خان بتاریخ ۲۹ انتیسوین ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ ہجری نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام الی یوم القیام چھپکر تیار اور شائع ہوا